حق صابر یا صابر

حق صابر یا صابر

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: محمد حسیب القادری

ناشر: اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

لاہور پاکستان

مرتب: محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

111488

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب:	سیرت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ
مرتب:	محمد حبیب القادری
تصحیح:	علامہ شمس الدین چشتی
صفحات:	160
ڈیزائننگ:	ڈیسنٹ گرافکس
ناشر:	اکبر بک سیلرز
تعداد:	600
قیمت:	-/120 روپے

ملنے کے پتہ ....

اکبر بکسیلرز زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف

چاند کتب خانہ نیو صابری بازار پاکپتن شریف

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرف آغاز	5
مختصر تعارف	7
نام ونسب	9
والدین	13
ولادت کے بارے میں پیشین گوئی	16
قبل از ولادت کرامات کا اظہار	18
ولادت باسعادت	20
ابتدائی حالات وواقعات	21
صدمہ عظیم	23
فقر وفاقہ	25
کیفیت جذب وسکر	27
اجودھن آمد	28
حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	34
حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت	37
والدہ ماجدہ کی اجودھن آمد	39
''صابر'' کی وجہ تسمیہ	40
نکاح	42
والدہ ماجدہ کا وصال	45
بیعت وخلافت	46

Marfat.com

شجرہ طریقت	52
کلیر شریف کی ولادت	54
جغرافیائی حیثیت کلیر شریف	55
حلیہ مبارک	58
عادات واطوار	59
کلیر شریف روانگی	60
ریاضت ومجاہدات کلیر شریف	86
حضرت شمس الدین ترک پانی پتی	88
وصالِ پاک حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	98
سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف میں	100
بیانِ صابری	103
باطنی تربیت حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	105
احکامات ووصیت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ	108
حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روانگی آسیر	115
وقوع امر ربی	117
کلیر شریف واپسی	119
مسئلہ فنا وبقا	123
حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلیر شریف سے روانگی	125
کشف وکرامات	130
مجددِ عالم کی آمد	137
پختہ تعمیر مزارِ مبارک	147
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نظامِ قدرت کو چلانے کے لئے اس دنیا میں پیغمبروں کو مبعوث فرمایا اور ہدایت کے لئے اپنی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اس مشن کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جاری رکھا۔ جو پاک ہستیاں اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں صدقِ دل سے کوشاں رہیں اللہ عزوجل نے اُنہیں ولایت جیسے منصب سے سرفراز فرمایا۔ ان اولیاء اللہ نے اس منصب کا حق ادا کرتے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائی اور اُنہیں خالق حقیقی کی طرف مائل کیا۔ حب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تحت اُن کی اصلاح کی۔ چنانچہ ان اولیاء اللہ کی ان کاوشوں کی بدولت اللہ عزوجل کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت کا ڈنکا بجنے لگا۔

اولیاء اللہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے بگڑے ہوئے معاشرے کو نہ صرف سنوارا بلکہ لوگوں کے ذہنوں میں اپنی تعلیمات اور اپنے صوفیانہ کلام کی بدولت نفرتوں کی جگہ محبتوں کے بیج بوئے اور یہی وجہ ہے کہ ان اولیاء اللہ کی سیرتِ پاک رہتی دنیا تک لوگوں کے لئے روشن مانند آفتاب ہے۔ جس طرح درخت کی ایک ٹہنی سے کئی پھول کھلتے ہیں اسی طرح ایک سچے ولی کی کشش سے کئی انسان راہِ راست پر آجاتے ہیں اور یوں معاشرے کی اصلاح کا ایک چھوٹا سا پودا تناآور درخت بن جاتا ہے۔

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی ایسے ہی اولیاء اللہ میں ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ کی محنت و لگن سے ہزاروں گم گشتگان راہِ ہدایت اور منصب ولایت پر فائز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے آج بھی دنیا بہرہ ور ہو رہی ہے اور اپنے دلوں کی تشنگی کو کم کرنے کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتی ہے۔

اس کتاب کی تالیف میں مجھے بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور یہ ایک افسوسناک امر ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت کے بارے میں موجود مواد ایک تو بے حد کم ہے اور دوسرا بہت سی من گھڑت باتیں ایسی ہیں جو کہ ان کتب میں شامل کر لی گئیں جن کا حقیقت سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

بندہ عاجز اس کتاب کی تالیف اور واقعات کو حقیقی رنگ میں پیش کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے اس کا فیصلہ وہ اپنے قارئین پر چھوڑتا ہے۔ اُمید ہے قارئین میری اس ادنیٰ سی کاوش کو پسند فرماتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان بزرگانِ دین کے اقوال و افعال پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

از خاکپائے اولیاء
محمد واصف چشتی

Marfat.com

مختصر تعارف

سلسلہ چشتیہ کے درخشاں روشن ستارے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار چشتیہ سلسلہ کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''علی احمد'' رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''صابر'' اور ''علاؤ الدین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ بعد از وصال حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اجودھن اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فقہ' تفسیر' منطق' معانی وغیرہ میں دسترس حاصل کی۔

ابتدائی تعلیم وتربیت سے فارغ ہونے کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق

Marfat.com

پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اُن کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں۔ بعدازاں خلافت سے سرفراز ہوئے اور کلیر شریف کی ولایت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد ہوئی۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جلالی بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر خاموش رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی استغراقی کیفیت کا یہ عالم تھا کہ اکثر اوقات کئی کئی روز فاقے میں گزر جاتے مگر کبھی بھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سالہا سال تک کلیر شریف کے جنگلوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳ ربیع الاول ۶۶۹ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کلیر شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کا عظیم الشان اجتماع کلیر شریف میں ۱۰ ربیع الاول سے لے کر ۱۳ ربیع الاول تک جاری رہتا ہے جس میں دنیا بھر سے ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

صابر سرتاج بزمِ اولیاء کلیر میں ہے
دشت کلیر ہے منور روشنی بے طور پر

Marfat.com

نام ونسب

نام:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''علی احمد'' ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے اور حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''علاؤالدین علی احمد صابر کلیری'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

نام کی وجہ تسمیہ:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب شکم مادر میں تھے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچہ تمہارے بطن میں ہے اُس کا نام احمد رکھنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ باسعادت کے کچھ دنوں بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے گھر جو فرزند پیدا ہوگا تم اُس کا نام علی رکھنا۔

چنانچہ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''علی احمد'' رکھا۔

Marfat.com

القابات:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مخدوم، صابر، علاؤالدین جیسے القابات سے مشہور ہوئے۔

نسب:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد ماجد کی طرف سے حسنی سیّد ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔

والد ماجد کی طرف سے سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ بن حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ بن حضرت عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ بن حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ بن حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی غوثِ صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد ابی صالح موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد عبداللہ الجیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد محمد یحییٰ زاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد محمد داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد محمد موسیٰ جون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّد امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

۱۵۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ

بعض کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کا شجرہ نسب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے توسط سے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ تک بیان کیا جاتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کا والدہ ماجدہ کی طرف سے سلسلہ نسب اقتباس الانور میں حسب ذیل بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت ہاجرہ خاتون رحمتہ اللہ تعالٰی علیہا

۲۔ بنت حضرت شیخ جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۳۔ بن حضرت قاضی محمد شعیب رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۴۔ بن حضرت شیخ سلطان احمد رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۵۔ بن حضرت سلطان محمد یوسف رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۶۔ بن حضرت محمد اکبر رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۷۔ بن حضرت احمد یوسف رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۸۔ بن حضرت احمد شہاب الدین علی معروف فرخ شاہ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۹۔ بن حضرت محمد نصیر الدین رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۰۔ بن حضرت خواجہ محمود رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۱۔ بن حضرت خواجہ محمد عبداللہ سلیمان رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۲۔ بن حضرت خواجہ محمد مسعود رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۳۔ بن حضرت خواجہ عبداللہ واعظ اصغر رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۴۔ بن حضرت خواجہ محمد عبداللہ واعظ اکبر رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۵۔ بن حضرت ابوالفتح رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۶۔ بن حضرت خواجہ محمد اسحاق رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

۱۷۔ بن حضرت محمد ابراہیم رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ

Marfat.com

۱۸۔ بن حضرت فخر محمد لقب ادہم شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۔ بن حضرت محمد منصور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۰۔ بن حضرت سلطان محمد برہان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۱۔ بن حضرت محمد بدیع الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۲۔ بن حضرت خواجہ محمد منصور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۳۔ بن حضرت سلطان الاعظم ابوالمجاہد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۴۔ بن حضرت ابوالقاسم محمد اصغر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۵۔ بن حضرت محمد عبدالرحمٰن ابوالحسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۶۔ بن حضرت محمد ناصر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۷۔ بن حضرت رائف عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۸۔ بن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۹۔ بن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

والدین

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بنت حضرت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن تھیں اور اپنی عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ''جمیلہ خاتون'' کے لقب سے مشہور تھیں۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد کے مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم باطنی پر عبور حاصل کرنے کے بعد علومِ ظاہری میں بھی کمال حاصل کیا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد سے ہجرت کر کے ہرات تشریف لے گئے۔

بمطابق مصنف مسعود الودود!

> ''حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۱ ذیقعد ۵۴۱ھ بروز دوشنبہ پیدا ہوئے۔ بوقت پیدائش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشانی پر مجذوبیت کے آثار نمایاں تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب جوان ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر مجذوبیت کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اکثر اوقات جذب کے عالم میں کچھ ایسا کہہ دیتے جو پورا ہو جاتا۔''

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شب و روز سیر و سیاحت میں مصروف رہتے تھے۔ایک مرتبہ دورانِ سفر حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کہنوال میں

Marfat.com

حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر کے سامنے سے گزرے۔ حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی تو اپنے پاس بلا کر احوال دریافت فرمائے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کیفیت بیان کی تو حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُنہیں اپنے پاس رہنے کی تلقین کی۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اُن کی صحبت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنی شروع کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق واطوار سے متاثر ہو کر حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی حضرت ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کر دیا۔ بعدازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیرومرشد اور سسر حضرت شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے ہرات تشریف لے گئے اور مرتے دم تک وہیں پر مقیم رہے۔ ہرات میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

مصنف تذکرہ صابر کے مطابق!

''حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نکاح قصبہ کھوتوال موجودہ پاک پتن بتاریخ ۱۷ جمادی الآخر ۵۷۱ھ بروز پنجشنبہ بعداز نمازِ عشاء ہوا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نکاح کے بعد اٹھارہ ماہ تک قصبہ کھوتوال میں ہی مقیم رہے۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ ہرات تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ہرات پہنچنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو علیم الدین ابدال کی معرفت سے اپنے خاندان کے تمام تبرکات وعطیات اور مکتوبات ملے۔''

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نکاح کے روز میری پیشانی پر ایک نور کا ہالہ جگمگا رہا تھا جو میری پشت اور دماغ کے درمیان متحرک نظر آتا تھا۔ اس

Marfat.com

نور کے ہالہ کی حرکت کی بدولت مجھ پر ایک عجیب وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

کتب سیر میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۷ ربیع الاول ۵۹۷ھ بروز دوشنبہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک صرف پانچ برس تھی۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت ایسی خوشبو فضاء میں پھیلی کہ اس کی خوشبو ڈیڑھ ہزار گز دور تک محسوس ہوتی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک ہرات شہر میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

Marfat.com

ولادت کے بارے میں پیشین گوئی

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کے متعلق حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کتب سیر میں بیان کی جاتی ہے۔ حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

''۱۱ رجب ۱۴۰ھ جمعہ کی شب تھی۔ میں درود شریف کا ورد کر رہا تھا۔ آدھی رات سے زیادہ کا وقت تھا۔ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا۔ اسی کیفیت میں میں عالم رویا کی طرف متوجہ ہوا تو مجھ پر انکشافِ غیبی ہونے لگے۔ میں اس کیفیت کے زیر اثر ایک باغ میں پہنچا جو کہ نور سے جگمگا رہا تھا۔ اس باغ میں فرشتے تسبیح و ثنائے الٰہی میں مشغول تھے۔ اس باغ میں اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی روحیں بھی موجود تھیں۔ اس دوران حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے منتظر ہیں۔ چنانچہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی موجود تھے۔ اس اثناء میں دو روحیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان روحوں کو اپنے زانوؤں پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ جو روح میرے دائیں زانو پر بیٹھی ہے یہ روح سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اور جو دوسری روح میرے بائیں زانو پر بیٹھی ہے یہ روح علی احمد صابر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ دونوں روحیں خاصانِ بارگاہِ الٰہی ہیں۔ یہ فرما کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔''

حضور غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''جب میری شادی ہوئی تو اُس کے کچھ روز بعد مجھے خاتونِ جنت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے حسن وحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے عوض ایک تجھے اور دوسرا علی احمد صابر عطا فرمایا ہے۔''

Marfat.com

قبل از ولادت کرامات کا اظہار

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی شکم مادر میں ہی تھے کہ عجیب و غریب واقعات کا ظہور ہونا شروع ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ جس حجرہ مبارک میں قیام پذیر تھیں اُس حجرہ مبارک کو بادلوں نے گھیر لیا اور اس حجرے سے خوشبوئیں آنا شروع ہو گئیں۔ اس ضمن میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ ایک سرخ نور جو مثل چمکدار یاقوت کے تھا اکثر میری ناف کے نیچے اور کبھی پیٹ کے پیچھے اور کبھی سیدھے کاندھے کی طرف آ جاتا تھا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش سے نو دن قبل آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے پیٹ میں سے آواز سنی کہ

''میں ظہور اللہ ہوں۔''

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دایہ بیان فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شکم مادر سے برآمد ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر مبارک قبلہ رُخ تھا اور پیر میری جانب تھے۔ اُس وقت میری یہ مجال نہ تھی کہ میں جسم اطہر کو ہاتھ لگا سکوں۔ جس وقت میں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو میرے ہاتھ کانپنے شروع ہو گئے۔ میں نے جب بھی غسل دینے کا ارادہ کیا میری یہی کیفیت ہو جاتی۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے مجھے ہدایت کی کہ پہلے وضو کروں پھر جسم کو ہاتھ لگاؤں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو غسل دیا تو گھر کے کونے کونے میں خوشبو پھیل گئی۔

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش سے قبل ایک تاجر حاجی برہان تجارت کی غرض سے ہرات شہر تشریف لایا۔ ہرات میں اُس کی ملاقات حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوئی۔ اُس تاجر کو جب پتہ چلا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور غوث الاعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک میں سے ہیں تو اُس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی پریشانی کی حالت میں جب گھر پہنچے تو حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے وجہ دریافت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام ماجرا گوش گزار کر دیا۔

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تمام بات جاننے کے بعد فرمایا کہ مجھے حضور غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب سے بشارت ہوئی ہے کہ تمہارے گھر ایک فرزند تولد ہوگا جس کا نام ''علی احمد صابر'' ہوگا۔ اس کے پیدا ہوتے ہی دشمن خدا ہلاک ہو جائیں گے اور تمام حاسدین کے قلب پر ہیبت طاری ہو جائے گی۔

چنانچہ جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس دنیا میں پہلا سانس لیا اُس وقت آسمان سے ایک برق چمکی اور حاجی برہان پر گری جس سے اُس کا سرتن سے جدا ہو گیا۔ ہرات شہر میں زلزلہ آ گیا اور تمام حاسدین کے دل دہل گئے۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ کو پیدا ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد ولی تھے۔اس ضمن میں کتب سیر میں مذکور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیدائش کے قریباً چھ ماہ تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نوش نہیں فرمایا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نوش نہیں فرماتے اور نہ ہی کچھ نوش فرماتے تھے۔چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کیفیت کے پیش نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بحکم عالم امثال چار رکعت نماز صلوٰۃ شکریہ ادا کئے اور پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ منور پر اکیس مرتبہ یا شیخ عبدالقادر شیأ للہ مدد باذن اللہ پڑھ کر دم کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے والدہ کا دودھ پینا شروع کر دیا۔

شروع شروع میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن دودھ پیتے اور ایک دن ناغہ فرماتے تھے۔بعدازں ایک سال بعد ایک دن دودھ پیتے اور دو دن ناغہ فرماتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صابر اور قانع رہنے کی یہی عادت تاحیات قائم رہی۔

Marfat.com

ابتدائی حالات و واقعات

سانپوں کے بادشاہ کو مارنا:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے زمانہ رضاعت کے دوران ہی کوئی نہ کوئی عجیب بات ظاہر ہوتی رہتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صبر وقناعت دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بعد از نمازِ فجر میں مراقبہ میں مشغول تھا کہ ایک سانپ میرے اوپر آ کر گر پڑا۔ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ایک عجیب وغریب شکل کا سانپ دو ٹکڑے ہو کر پڑا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک ٹکڑا میرے اوپر گرا تھا اور دوسرا ٹکڑا اُس جگہ پر موجود تھا جہاں علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) بیٹھا ہوا تھا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے فوراً ہی علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی والدہ کو اٹھایا اور وہ سانپ کے ٹکڑے دکھائے۔ اُنہوں نے سانپ کے ٹکڑے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب میں دیکھ رہی تھی کہ علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) فرما رہے تھے کہ آج سے کوئی سانپ میرے خاندان کے کسی آدمی کو نہیں کاٹے گا کیونکہ میں نے سانپوں کے بادشاہ کو مار ڈالا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سانپ کے وہ دونوں ٹکڑے پکڑے اور حضرت محمد بن اسحاق' حضرت ابوالقاسم گورگانی و دیگر حضرات رحمہم اللہ کو دکھائے اور وہ خواب بھی بیان فرمایا۔ ان حضرات نے اس بات کی تصدیق کی وہ سانپ حقیقت میں سانپوں کا بادشاہ ہی تھا۔

Marfat.com

لاموجود اِلا اللہ:

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی عمر چار برس ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان نطق کھل گئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے باتیں کرنا شروع کیں۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب سے پہلے الفاظ ''لاموجود الا اللہ'' کہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے یہ الفاظ ادا کئے میں اُس وقت کلامِ پاک کی تلاوت میں مشغول تھا۔ میں یہ الفاظ سن کر اُسی وقت سجدہ ریز ہو گیا اور چار رکعت نفل ادا کئے اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا کہ اُس نے علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی زبان سے کلمہ اول کلمہ موجودگی کا کہلوایا۔

سجدہ منجانب کعبہ:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن ہی سے سات مرتبہ سجدہ منجانب کعبہ کیا کرتے تھے۔ پہلا سجدہ فجر کے وقت' دوسرا سجدہ ظہر کے وقت' تیسرا سجدہ سہ پہر کے وقت' چوتھا سجدہ عصر کے وقت' پانچواں سجدہ مغرب کے وقت' چھٹا سجدہ عشاء کے وقت اور ساتواں سجدہ تہجد کے وقت کیا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور سوتے میں اچانک اٹھ جاتے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ سے لفظ ''اللہ'' بے اختیار نکل جاتا۔ بعض اوقات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر مدہوشی کی ایسی کیفیت طاری ہوتی تھی کہ جسم مبارک گرم ہو جاتا۔ ایسی حالت میں اگر کوئی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک کو چھوتا تو اُس کے بدن میں آگ لگ جاتی تھی۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کیفیت سے نکلتے تو بے اختیار زبان سے ''یا غوث الاعظم دستگیر'' کا ورد فرمانے لگتے۔

111488

Marfat.com

صدمۂ عظیم

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک صرف پانچ برس تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صدمۂ عظیم سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ صدمۂ عظیم نہایت حوصلے سے برداشت کیا۔

بوقت وصال حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دردِ قولنج میں مبتلا ہو گئے اور درد کی یہ کیفیت آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔ اس دوران حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر مسلسل ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ مدد باذنِ اللہ'' جاری تھا۔ جب اس کیفیت میں تین روز گزر گئے تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سواری تیار ہے۔ میرے والد محترم کو دارِ فانی سے خلعت پہنا کر دارِ آخرت کی جانب لے جایا جارہا ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس وقت یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے اُسی وقت حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیم و بہار آخر شد

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو والد ماجد کا سایہ پدر اٹھ جانے پر حد درجہ افسوس تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی روز تک کچھ بھی نہ کھایا پیا۔ اکثر اوقات

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مغموم اور سوگوار رہتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس صدمہ کے زیر اثر کئی برس تک کسی سے کوئی بات چیت نہ کی۔ چار پائی پر سونا ترک کر دیا۔دن کے وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جنگلوں میں چلے جاتے تھے اور ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

بقول حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ!

''حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سال تک کچھ بھی نہ کھایا پیا اور نہ ہی کسی سے کلام فرمایا۔''

Marfat.com

فقر و فاقہ

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کی والدہ ماجدہ کو سخت مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اس تنگ دستی کا حال کسی سے بیان نہ فرماتی تھیں اور نہایت ہی خاموشی اور صبر سے اپنا وقت گزارتی تھیں۔ والدہ کا یہ بے مثال صبر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا حصہ بن گیا۔ توکل الی اللہ اور قناعت کی دولت سے مالا مال یہ ماں بیٹے چار چار پانچ پانچ روز فاقے سے گزارنے لگے۔ اس دوران ان ماں بیٹے کی زبان پر کبھی بھی حرفِ شکایت نہ آتا تھا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک اگرچہ اُس وقت صرف پانچ برس تھی لیکن اُن کے صبر کی یہ حالت تھی کہ کبھی بھی ماں سے کوئی مطالبہ نہ کرتے تھے۔ اگر کھانے کو کچھ مل جاتا تو تھوڑا بہت کھا لیتے وگرنہ مغرب کے وقت تھوڑا سا پانی پی لیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے والدہ ماجدہ سے کھانے کو کچھ مانگا۔ گھر میں اُس وقت تنگ دستی کی کیفیت کی وجہ سے کھانے کو کچھ موجود نہ تھا۔ والدہ نے اطمینانِ قلب کے لئے دیگچی کو پانی سے بھر کر چولہے پر رکھ دیا۔ مغرب کی نماز کے وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے والدہ ماجدہ سے کھانے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ چاول پک رہے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ چاول تو کب کے پک چکے ہیں۔ چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے دیگچی سے ڈھکن ہٹا کر دیکھا تو دیگچی میں چاول پکے ہوئے تھے۔ آپ رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ سخت حیران ہوئیں کہ اُنہوں نے صرف دیگچی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھی تھی لیکن اب دیگچی چاولوں سے بھری ہوئی تھی۔

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا بھیجا اور سارا ماجرا اُن کے گوش گزار کر دیا۔ حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ننھے علی احمد کی یہ کرامت دیکھ کر مسکرا دیئے۔ بعدازاں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں وہ چاول پیش کئے گئے۔ اُنہوں نے کچھ چاول کھالئے باقی سب فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔

Marfat.com

کیفیت جذب وسکر

چھ سال کی عمر تک پہنچتے ہوئے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب وسکر طاری ہو چکی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت مدہوش رہنے لگے۔ کبھی کبھار استغراقی کیفیت سے باہر نکل کر کسی کو مخاطب کر لیتے ورنہ کچھ نہ فرماتے تھے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زمین پر سوتے تھے۔ کھانے کو کچھ میسر آ جاتا تو کھا لیتے وگرنہ فاقے رہا کرتے تھے۔ حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر تہجد کے وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان سے ''اللہ ہو'' کی آواز سنی۔ اس دوران اگر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مکان سے باہر ہوتے تو آواز مکان سے باہر سنائی دیتی تھی۔

کیفیت جذب وسکر کے زیر اثر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ رہتے تھے۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک سات سال کی ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے باقاعدگی سے نماز کی ادائیگی شروع کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کی بھی باقاعدگی سے پابندی کرنے لگے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رات کا بیشتر حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔

Marfat.com

اجودھن آمد

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد ماجد کے وصال کے بعد سے خاموش رہنے لگے تھے۔ اس دوران گھر میں بھی تنگدستی کا عالم تھا اور گزر بسر نہایت ہی عسرت سے ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے جب یہ صورتحال دیکھی کہ گھر کی تنگدستی کی بدولت علی احمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ بھی نہیں ہو رہی تو اُنہوں نے اجودھن میں اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ علی احمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تعلیم و تربیت کریں۔

حضرت بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجودھن جانے کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بات کو پسند کیا کیونکہ اس طرح علی احمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تعلیم و تربیت میں کچھ کمی باقی نہ رہتی۔ چنانچہ حضرت بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا' حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجودھن کی جانب سفر کا آغاز کیا۔

دورانِ سفر علیم اللہ ابدال بھی اس قافلے میں آن شامل ہوئے اور اُنہوں نے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ اجودھن پہنچ کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی اطلاع دیں۔ حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے دریافت کیا کہ حضرت شاہ

Marfat.com

عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد تم کس کی خدمت پر مامور ہو گئے تھے جو تم نظر نہیں آتے تھے۔ علیم اللہ ابدال نے کہا کہ مجھے باطنی خدمت پر معمور کر دیا گیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ ظاہر ہوا ہوں اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جدائی گوارہ نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو بھی اس قافلے میں شامل کر لیا۔

حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سربراہی میں یہ قافلہ ۲۵ شعبان ۶۰۰ھ بروز چہارشنبہ اجودھن شریف پہنچا۔ علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اطلاع پہنچائی۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آگے بڑھ کر اپنی بہن اور بھانجے کو خوش آمدید کہا۔

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنے تمام حالات بیان کئے اور فرمایا کہ میرا بیٹا یتیم ہے اور اس کی سرپرستی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہن کی بات سن کر فرمایا کہ تم مطمئن رہو اس بچے کی ذمہ داری اب مجھ پر ہے اور میں اس کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس وقت اجودھن تشریف لے آئے تھے اُس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک صرف نو برس تھی۔ یہ عمر کھیل کود کی ہوتی ہے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو شروع سے ہی کھیل کود سے دور تھے۔ بچپن میں والد بزرگوار کا سایہ اٹھ جانے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے میں انتہائی سنجیدگی ظاہر ہو چکی تھی۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس وقت اجودھن میں اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھانجے کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔

Marfat.com

اُس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب وسکر طاری تھی۔اسی کیفیت کے دوران حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے نکلا کہ آج سے تین سال بعد میرے جدامجد کا وصال ہو جائے گا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ تمہارے جدامجد کا وصال ہو گا جبکہ وہ بغداد میں ہیں اور تم میرے پاس موجود ہو؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنے قلب کو دیکھا تو مثل میرے والد بزرگوار کی صورت میرے سامنے آ گئی اور اس صورت نے تین انگلیاں میرے سامنے کیں جس سے مجھے معلوم ہوا کہ اُن کی موت تین سال بعد ہو گی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سینے سے لگا لیا۔

ابتدائی تعلیم وتربیت:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت کا سلسلہ تو اُن کے والد محترم حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے سے ہی شروع ہو چکا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم سنی میں ہی قرآن پاک پڑھ لیا تھا۔حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے تعلیم و تربیت کی طرف نہایت توجہ دی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جذب کی کیفیت کی بدولت تعلیم صحیح طریقے سے جاری نہ رہ سکی۔چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اجودھن میں اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت میں خصوصی دلچسپی لی جس کی بدولت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ ہی عرصہ میں عربی اور فارسی پر دسترس حاصل کر لی۔اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فقہ، تفسیر، منطق، معانی وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

Marfat.com

والدہ ماجدہ کی ہرات روانگی:

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تین سال تک اپنے بھائی حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس قیام فرمایا۔ تین سال بعد اُنہوں نے اپنے بھائی کو علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی مکمل ذمہ داری سونپتے ہوئے ہرات واپس جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت دے دی۔ حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ ہرات واپس روانہ ہوگئیں جبکہ علیم اللہ ابدال اجودھن میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت پر مامور رہے۔

لنگر تقسیم کرنا:

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہرات روانگی سے پہلے اپنے بھائی حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ میرا بیٹا کمزور اور ناتواں ہے اور کھانے پینے میں کچھ رغبت نہیں رکھتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کا ہر طرح سے خیال رکھئے گا۔ چنانچہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا اور اُن کی والدہ ماجدہ کے سامنے لنگر تقسیم کرنے پر مامور کیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ اشراق کی نماز کے بعد حجرہ سے باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم کرنے کے بعد حجرہ میں واپس تشریف لے جاتے۔ شام کو مغرب کی نماز کے بعد حجرہ سے باہر تشریف لاتے اور لنگر تقسیم کرنے کے بعد حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ اس دوران حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لنگر سے کبھی کچھ بھی اپنے واسطے نہ رکھا۔ لنگر تقسیم کرتے ہوئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارہ برس گزر گئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مدت میں کبھی کچھ نہ کھایا۔

Marfat.com

جدامجد کا وصال:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ۲۱ شوال ۶۰۳ھ کو میں نے عالم امثال میں علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جد امجد حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا۔ اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ہم علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بیدار ہو کر علیم اللہ ابدال کو بغداد روانہ کیا تاکہ وہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزاج پرسی کرے۔ اس دوران میں اپنے حجرہ میں معتکف ہو کر بیٹھ گیا۔

۲۵ شوال ۶۰۳ھ کو حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میرے حجرہ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج بعد نمازِ تہجد میں سو گیا تھا۔ عالم امثال میں میں نے حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ آج ساری رات علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) پر کیفیت جذب وسکر طاری رہی۔ چنانچہ اس واقعہ کی تصدیق علیم اللہ ابدال نے بھی کی۔

کیفیت جذب کا غلبہ:

ایک روز حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ میں رو رہے ہیں۔ چنانچہ جب بوقت اشراق حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لنگر تقسیم کرنے کے لئے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پاس بلایا اور رونے کی وجہ دریافت فرمائی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے سلوک کے علیحدہ کر دیئے جانے کا دُکھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا سے علیحدہ کر دیا ہے اور بندگانِ خدا میں سوائے اولیاء اللہ اور رجال الغیب کے کوئی بھی میرے پاس نہیں آئے گا اور مجھے سلوک کا مرتبہ غلبہ جذب کی وجہ سے کم حاصل ہوگا۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب کا

Marfat.com

غلبہ شروع ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔

بے مثال صبر:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دورانِ تقسیم لنگر مسلسل روزہ سے رہتے تھے۔ اگر کبھی بھوک کی شدت حد سے زیادہ ہو جاتی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل کی جانب چلے جاتے تھے اور وہاں پر درختوں کی پتیوں کو اکل حلال سمجھ کر روزہ افطار کر لیتے تھے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلامِ پاک حفظ کر لیا اور شاعری کی بھی ابتداء کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فارسی شعر تصوف میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہے۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ارضِ ہندو پاک کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۴ ذی الحجہ ۵۶۹ھ کو قصبہ کوتھوال میں حضرت خواجہ محمد جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاءؒ اللہ میں ہوتا تھا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بھی صاحب کشف و کرامت اولیائے خواتین میں شمار ہوتی تھیں اور وہ حضرت عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی۔ یہ والدہ کی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر پاک و ہند کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں شامل ہوئے۔

جن دنوں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مقیم تھے اُنہی دنوں چشتیہ سلسلہ کے نامور بزرگ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اکبر قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لائے اور حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس قیام پذیر ہوئے۔ ایک دن قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس مسجد

Marfat.com

میں تشریف لائے جہاں پر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حصولِ تعلیم کے لئے مقیم تھے۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو محود یکھ کر پوچھا کہ کیا پڑھ رہے ہو؟ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور! نافع پڑھ رہا ہوں۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انشاءاللہ نافع ہی ہوگا۔

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت بدل گئی اور وہ اُن کے قدموں میں گر گئے اور حصولِ بیعت کی درخواست کی۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم تکمیل علم کے بعد میرے پاس دہلی تشریف لانا تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔ چنانچہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں تکمیل علم کے بعد قندھار تشریف لے گئے اور وہاں سے پھر ایران، عراق، خراسان تک کے سفر کئے۔ بعدازاں مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد اساتذہ سے علم حاصل کیا اور قرآن وحدیث اور فقہ ومعانی میں مہارت حاصل کی۔

بعدازاں علومِ ظاہری کی تکمیل کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر ومرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دہلی تشریف لے گئے۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیعت کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔

پیر ومرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف اقسام کی چلہ کشیاں کیں جس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت میں نورِ معرفت اُمڈ آیا۔

Marfat.com

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا اور ہانسی جانے کا حکم دیا۔ ہانسی میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اجودھن تشریف لے گئے اور تاحیات وہیں قیام فرمایا اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ (اجودھن کو موجودہ دور میں پاک پتن کے نام سے پکارا جاتا ہے)

اجودھن میں قیام کے دوران حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری زندگی مخلوقِ خدا کی خدمت میں گزری۔ لاکھوں بندگانِ خدا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیضیاب ہوئے۔ سلاسل عالیہ چشتیہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیض جاری ہوا۔ معرفت کا یہ ماہتاب ۵ محرم الحرام بروز سہ شنبہ ۶۶۴ھ کو غروب ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آج بھی پاک پتن میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

بقول حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ!

یا فرید حق فرید حق فرید حق فرید
اللہ کرے سو ہو فرید کہے سو ہو
مدد ملے تے ورنہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل مدد محمد بخشا لال بنان پتھرا دا

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت

کتب سیر میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ جلالی کیفیت کے زیر اثر کسی بھی شخص کی اتنی ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک آ سکے۔ اس جلالی کیفیت کے پیش نظر کچھ ایسے واقعات کو بھی کتب سیر میں بیان کیا گیا ہے جن کی حقیقت کسی بھی طور پر سند نہیں پاتی اور ان واقعات کے بیان میں بھی کتب سیر میں اختلافات موجود ہیں۔ اگر چہ یہ واقعات کسی طور پر بھی پایۂ تصدیق کو نہیں پہنچتے لیکن حالات و واقعات کا رُخ پیش کرنے کے لئے ان واقعات کو مختصراً بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغ کے سلسلے میں اجودھن سے باہر تشریف لے گئے۔ اس دوران حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک صاحبزادے نعیم الدین جن کی عمر تین سال تھی وہ کھیلتے کھیلتے حضرت علی احمد صابر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرے کے نزدیک آ گئے۔ اُنہوں نے حجرہ کے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ اس دوران اُن کو خون کی قے آئی اور وہ وہیں جاں بحق ہو گئے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ بھی منسوب ہے کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے فرید بخش جن کی عمر تقریباً ایک سال تھی اُس نے اتفاقاً

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کر دیا۔ دفعتاً اُسی وقت ایک بچھو نے اُسے کاٹا اور اُس کے جسم سے خون جاری ہو گیا جس کی وجہ سے وہ جاں بحق ہو گیا۔

ان مندرجہ بالا واقعات جیسے کئی اور دیگر واقعات بھی کتب سیر میں منقول ہیں لیکن ان واقعات میں بیان کردہ بچوں کی بابت کسی بھی طور پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بچے واقعی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہیں اور ساتھ ہی بچوں کی جو عمریں بیان کی گئی ہیں اُن سے یہ کس طور توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ ایک بزرگ کے ادب کو ملحوظ رکھیں۔ اس لئے ایسے واقعات کے بارے میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں کہ ان میں حقیقت کا رنگ کس قدر غالب ہے۔

Marfat.com

والدہ ماجدہ کی اجودھن آمد

''حقیقت گلزارِ صابری'' کے مؤلف بیان فرماتے ہیں کہ علیم اللہ ابدال نے حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کو ہرات میں جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے احوال سے آگاہ کیا تو وہ فوراً ہی علیم اللہ ابدال کے ہمراہ اجودھن کی طرف روانہ ہوئیں۔ اجودھن پہنچنے پر اُنہوں نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے بیٹوں کی وفات کی تعزیت کی۔

حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنے فرزند حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملاقات کے لئے بلوایا۔ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر ہوئے تو والدہ ماجدہ نے اُن کو پہلے سے بھی زیادہ کمزور پایا۔ حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا قریباً بارہ برس کے بعد اپنے فرزند کو دیکھ رہی تھیں۔ اُنہوں نے اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شکایت کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہارے سامنے ہی علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ذمہ لنگر تقسیم کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی اور یہ وہ ذمہ داری بارہ برس سے نبھا رہا ہے۔ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا نہ کہ اُس میں سے کچھ کھانے کا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بھانجے کا جواب اور اُس کا صبر دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور بے ساختہ اُس کی پیشانی کو بوسہ دے دیا۔

Marfat.com

''صابر'' کی وجہ تسمیہ

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''صابر'' کا خطاب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عطا کردہ ہے۔

اس ضمن میں کتب سیر میں مذکور ہے کہ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والد بزرگوار کے وصال کے بعد اجودھن میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لنگر کا تمام انتظام و انصرام آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل بارہ سال تک لنگر تقسیم کرتے رہے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لنگر میں سے کچھ بھی تناول نہ فرماتے تھے۔

قریباً بارہ برس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ ہرات سے دوبارہ اجودھن تشریف لائیں تو اپنے بیٹے کو لاغر اور کمزور دیکھ کر اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شکایت کی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے لنگر تقسیم کرنے کی ذمہ داری اُسی کے سپرد کر رکھی ہے۔ چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

''پیر و مرشد! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے لنگر تقسیم کرنے کو کہا تھا

Marfat.com

نہ کہ کھانے کو۔''

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے حد خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے بھانجے کو صبر کی لازوال دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ تم آج سے ''علاؤالدین علی احمد صابر'' ہو۔

Marfat.com

نکاح

نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔نکاح کا مقصد فطرت دینی اور دنیاوی راحت وآرام کا باعث ہے۔اولیاء اللہ کے نزدیک بہترین زندگی تجرد کی زندگی ہے اور عارف کامل جب توحید حق میں فنا ہو جاتا ہے تو وہ ماسوائے اللہ عزوجل کے ہر شے سے مبرا ہو جاتا ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی توحید حق میں فنا تھے اور اپنے زمانے کے عارف باللہ شمار ہوتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال وافعال میں نفس امارّہ کا غلبہ نہ تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام دنیاوی ونفسانی خواہشات کے نزدیک بھی نہ جاتے تھے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ جب ہرات سے اجودھن دوبارہ تشریف لائیں تو اُنہوں نے کچھ دنوں کے بعد مجھ سے علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نکاح کا سوال کیا۔وہ علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا نکاح میری دختر نیک اختر خدیجہ بیگم جو کہ شریفہ بیگم کے نام سے مشہور تھی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کو حد درجہ منع کیا کہ علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) شادی کے لائق نہیں اور وہ کیفیت جذب وسکر میں گم ہے اور وہ فرائض وواجباتِ زوجیت ادا کرنے کے لائق نہیں لیکن وہ نہیں مانیں اور کہنے لگیں میں بیوہ ہوں اور علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) یتیم ہے اس لئے تم اپنی

Marfat.com

دختر کا نکاح اُس کے ساتھ نہیں کرنے چاہتے۔ چنانچہ بحالت مجبوری میں نے اپنی دختر نیک اختر کا نکاح علی احمد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ساتھ کر دیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نکاح ۲۱ شوال بروز چہار شنبہ ہوا۔ نکاح کی شب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ نے خلافِ معمول حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرۂ مبارک میں چراغ روشن کیا اور دُلہن کو اُن کے حجرہ میں پہنچا دیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس اثناء مراقبہ میں مشغول تھے۔ بوقت تہجد جب مراقبہ کی کیفیت سے باہر آئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُلہن کو دیکھ کر اُس سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟

دُلہن نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ ہوں۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ خدا تو فرد ہے اُسے زوج سے کیا کام ہو سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ اُسی وقت اُس دُلہن کے لباس میں آگ پیدا ہوئی اور اُس کا جسم جل گیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کو پتہ چلا تو اُنہوں نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ اب میں تیرے ماموں کو کیا جواب دوں گی۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ اُنہوں نے کیا کیا ہے جس کا جواب اُنہیں دینا پڑے گا۔ والدہ ماجدہ نے کہا کہ میں نے تیرا نکاح تیرے ماموں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دختر نیک اختر سے کیا تھا اور وہ دُلہن بن کر تیرے حجرے میں موجود تھی تو نے اُسے جلا کر راکھ کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا۔

Marfat.com

اقتباس الانور میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے موجود ہے کہ علی احمد (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ایک نظر سے ہی میری بیٹی کا نفس امارّہ جل کر راکھ ہو گیا اور وہ متقی اور پرہیز گار بن گئی۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک نظر سے ہی حضرت بی بی شریفہ بیگم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کامل ہو گئیں اور اُن کا شمار بعد ازاں نامور اولیاء اللہ خواتین میں ہوا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے عورتوں میں خلافت کا دینا جائز ہوتا تو میں اپنی اس بیٹی کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا۔

Marfat.com

والدہ ماجدہ کا وصال

۲ محرم الحرام ۶۱۴ھ بروز جمعۃ المبارک بعداز نمازِ مغرب حضرت بی بی ہاجرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بعد نمازِ مغرب جب حجرۂ مبارک سے لنگر کی تقسیم کے لئے باہر نکلے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو والدہ کے وصال کی اطلاع دی گئی۔ نیز کہا گیا کہ جنازہ کھوتوال مدفون کے لئے لے جایا جارہا ہے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی جنازہ میں شامل ہو جائیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے لنگر خدا والدہ سے زیادہ عزیز ہے وہاں پر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہونا ہی کافی ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرما کر لنگر تقسیم کرنا شروع کیا۔ بعدازاں لنگر تقسیم کرنے کے بعد اپنے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے اور استغراقی کیفیت میں کھو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ قریباً نو سال تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ میں مقید رہے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کیفیت کے پیش نظر حضرت عمر بن اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لنگر تقسیم کرنے کی ذمہ داری سونپ دی۔

Marfat.com

بیعت وخلافت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عرصہ نو سال تک حجرہ نشین رہے۔ اس دوران حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حجرۂ مبارک سے نہیں بلایا۔ ۱۷ محرم الحرام ۶۲۳ھ بروز پنجشنبہ بعد از نمازِ اشراق حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرۂ مبارک میں داخل ہوئے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت استغراقی کیفیت میں گم تھے اور اُن کو اپنے گرد و پیش کی کچھ خبر نہ تھی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں کان میں سات مرتبہ کلمہ طیبہ با آوازِ بلند پڑھا تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فنا سے بقا کی طرف لوٹ آئے اور آنکھیں کھول دیں۔ جب اُنہوں نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے نزدیک دیکھا تو سلام کیا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا اور اُن کو لے کر حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے۔

بعد از نمازِ عصر محفل سجائی گئی اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نزدیک بٹھایا اور اُن کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت فرما کر اپنی کلاہ اوڑھائی اور خرقہ چشت عنایت فرمایا اور باطن و مرتبہ سلوک کی تعلیم سے مستفیض کیا۔

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت ہونے کے بعد راتوں کو استغراقی کیفیت میں گم رہتے اور دن کے وقت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر آداب واحکام' آثار واصلاح' اذکار واشغال' اسرار وافکار کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

هذا ولی الله:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عالم امثال میں دیکھا کہ میرے مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو اپنے ساتھ لے کر چلو۔ چنانچہ میں پیر ومرشد کے حکم سے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو لے کر حجرہ سے باہر آیا اور ہم پیر ومرشد کے پیچھے پیچھے روانہ ہوگئے۔ پیر ومرشد ہمیں عالم ملکوت سے لے کر عالم جبروت میں جا پہنچے۔ عالم جبروت میں ہر طرف نور ہی نور چھایا ہوا تھا۔ پیر ومرشد ہمیں لے کر ایسی جگہ پر پہنچے جہاں ایک بہت بڑی مجلس لگی ہوئی تھی اور تخت پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز تھے۔

پیر ومرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اور علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو اُس تخت کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے مجھے حکم ہوا کہ علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا!

"هذا ولی الله."

"یہ اللہ کا ولی ہے۔"

چنانچہ میں نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں یہ

Marfat.com

الفاظ دہرائے۔ بعدازں میری آنکھ کھل گئی اور میں اٹھ کر علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے حجرہ میں تشریف لے گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) مقامِ فنا میں گم ہیں اور اُن کے چاروں طرف نورانی روشنی پھیلی ہوئی ہے اور اولیائے اللہ' رجال الغیب' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہیں اور با آوازِ بلند پکار رہے ہیں۔

''ھذا ولی اللّٰہ.''

''یہ اللہ کا ولی ہے۔''

بعدازاں ان تمام اولیاء اللہ اور رجال الغیب نے مجھے مبارکباد دی اور علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے رخصت ہوگئے۔

خلافت سے سرفراز ہونا:

بعداز توبہ و بیعت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلوک کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پاس طلب فرمایا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر سبز عمامہ باندھا اور اسم اعظم جو کہ خواجگانِ چشت میں سینہ بہ سینہ چلا آ رہا تھا سکھایا اور مسند خلافت عطا فرمائی۔

اقتباس الانور میں تحریر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پاس طلب فرمایا تو اُن سے دریافت کیا کہ وہ کون سی جگہ پر جانا چاہتے ہیں؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! میں دہلی میں قیام کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی کی خلافت کا پروانہ عطا فرمایا اور حکم دیا کہ تم ہانسی چلے جاؤ اور حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس پر مہر ثبت کروا کر دہلی چلے جاؤ۔

Marfat.com

(نوٹ): یہ یاد رہے کہ اُس وقت تک سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف حضور محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی کی خلافت نہیں ملی تھی۔

مہر تصدیق:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب خلافت عطا کی گئی اُس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک قریباً ۵۸ سال تھی۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستور تھا کہ وہ خلافت نامہ خود تحریر فرماتے تھے اور اُس پر مہر ثبت کروانے کے لئے اپنے مرید حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ہانسی بھیجتے تاکہ وہ اُن کے خلافت نامہ پر مہر ثبت کریں۔ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اولین مریدوں میں سے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے روز سے ہی اُن کو یہ کام سونپ رکھا تھا۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی خلافت نامہ پر مہر ثبت کروانے کے لئے اجودھن سے ہانسی روانہ ہوئے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب اجودھن سے ہانسی پہنچے تو سواری سمیت ہی حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوئے۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا استقبال کیا لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس دوران بھی سواری سے نیچے تشریف نہیں لائے۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بات ناگوار گزری لیکن اُنہوں نے پھر بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعظیم میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اور نہایت احترام کے ساتھ مجلس میں لائے۔ پیر و مرشد کا حال دریافت کیا۔ اتنے میں نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا اور دونوں حضرات نے نمازِ مغرب ادا کی۔ بعد از فراغت نمازِ مغرب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا خلافت نامہ پیش کیا تاکہ اس پر مہر ثبت کی جا سکے۔

جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافت نامہ پیش کیا

Marfat.com

اُس وقت اندھیرا ہو چکا تھا اور حجرۂ مبارک میں اُس وقت تک چراغ روشن نہ کیا گیا تھا۔ اسی اثناء جب چراغ روشن کر کے لایا گیا اور حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمان کھولا تیز ہوا چلی اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ صبح ہوتے ہی اس فرمان کو دیکھیں گے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس وقت اپنی انگشت شہادت پر پھونک ماری تو وہ روشن ہو گئی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی روشنی میں مہر ثبت کر دیں۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان پھاڑ دیا اور فرمایا!

"دہلی بے چاری تم جیسے جلالی کی تاب نہیں رکھتی تم تو دہلی کو ایک لمحے میں جلا کر راکھ کر دو گے۔"

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سنتے ہی جلال میں آ گئے اور کہا کہ تم نے میرے خلافت نامہ کو چاک کیا ہے میں تمہارا سلسلہ قطبیت ختم کرتا ہوں۔ حضرت جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ اول سے یا آخر سے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی جلالی کیفیت میں بولے کہ اول سے۔

جس وقت ہانس میں یہ تمام ماجرا چل رہا تھا اجودھن میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ اللہ خیر کرے اس وقت دین کے دو پہلوانوں میں زور آزمائی ہو رہی ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہانس سے واپس اجودھن تشریف لائے اور سیدھا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

Marfat.com

"جمال کے پھاڑے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا۔"

پھر فرمایا کہ جب قطب جمال (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تمہارے خلافت نامہ کو پھاڑ ڈالا تو تم نے کیا کیا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اُس وقت جلال آ گیا اور میرے منہ سے نکل گیا کہ میں نے تمہارے سلسلہ کو توڑ ڈالا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اُس کا سلسلہ اول سے توڑا یا آخر سے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اُن کا سلسلہ اول سے توڑ دیا ہے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شکر ہے تم نے اول سے کہا اور اُس کی آخر سلامت رہ گئی۔ اب تمہارے مریدوں میں سے ایک مرید دعا کرے گا اور اُس کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو جائے گا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اشارہ حضرت خواجہ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب تھا جو حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ہوئے۔

Marfat.com

شجرہ طریقت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ طریقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ خلیفہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ خلیفہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔ خلیفہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ خلیفہ حضرت قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔ خلیفہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابدال چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ خلیفہ حضرت امین الدین ہبیرۃ البصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ خلیفہ حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

۱۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابوفضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۶۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابواحد زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۔ خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸۔ خلیفہ امام الاولیاء حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کلیر شریف کی ولایت

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بحکم الٰہی اس مرتبہ کلیر شریف کی خلافت کا فرمان تحریر کر کے دیا اور اس مرتبہ خود اُس فرمان پر مہر تصدیق بھی ثبت کر دی۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو خاص طور پر حکم دیا کہ وہ بھی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ کلیر شریف روانہ ہوں۔ جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کلیر شریف کا فرمانِ خلافت عطا کیا گیا اُس وقت کلیر شریف ایک سرسبز علاقہ تھا۔

جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف روانہ ہونے لگے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خصوصی ہدایت ونصیحت سے نوازا اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

Marfat.com

جغرافیائی حیثیت کلیر شریف

کلیر شریف ضلع سہارن پور صوبہ اتر پردیش (یوپی) کے شمال مغرب میں دریائے گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہے۔ یہ ایک بہت ہی زرخیز ضلع ہے۔ اس کے شمال میں کوہِ شوارک اور دوسری جانب ضلع دہرہ واقع ہے۔ کلیر شریف کے مشرق کی جانب دریائے گنگا واقع ہے اور دوسری طرف ضلع بجنور واقع ہے۔ کلیر شریف کے جنوب میں ضلع مظفر نگر اور مغرب میں دریائے جمنا واقع ہے۔ اس کے دوسری جانب ضلع انبالہ اور ضلع کرنا واقع ہے۔

جغرافیائی لحاظ سے یہ سارا علاقہ پہاڑی اور جنگلوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقے میں جھیلیں بھی بکثرت واقع ہیں۔ نکوڑ کلیر شریف تحصیل روڑکی کا ایک گاؤں ہے اور یہ تمام علاقہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اس گاؤں میں درخت بے تحاشا ہیں۔ یہ گاؤں چونکہ پہاڑی علاقے میں واقع ہے اس لئے یہاں کی زمین ناہموار ہے۔ اس گاؤں کے شمال اور جنوب میں گہری کھائیاں موجود ہیں۔

۱۸۳۹ء میں میجر برولی کاٹلی کی تجویز پر یہاں نہر نکالی گئی۔ یہ نہر دو سو چھپن میل لمبی ہے اور اپنی شاخوں کے ساتھ چھبیس لاکھ ایکڑ زمین سیراب کرتی ہے۔ ضلع سہارن پور کے مطابق نہر کلیر شریف سے دو میل کے فاصلے پر شمال کی جانب دھنوری گاؤں کے نزدیک سے گزرتی ہے اور جنوب مغربی جانب قدرے موڑ کاٹتی ہوئی کلیر شریف کے رقبہ کے بیچ میں سے اکتیس فٹ نشیب میں گزرتی ہے۔ اس کے شمالی سمت میں دھنوری اور مغربی جانب کلیر سے روڑکی کی سطح زمین اس نہر سے اکتیس فٹ بلند ہے اور کلیر کا کچھ مزروعہ رقبہ اس نہر

Marfat.com

کی آبپاشی سے محروم ہے۔

پہاڑوں کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا بے حد مرعوب ہے اور گرمیوں میں یہاں شدید گرمی پڑتی ہے جبکہ سردیوں میں شدید سردی۔ بارشیں معمول کے مطابق ہوتی ہے۔ کلیر شریف کے نواح میں گھنے جنگل واقع ہیں جہاں خوفناک اور وحشی درندے بکثرت پائے جاتے ہیں۔

کلیر شریف کی بنیاد ۲۸۳ء میں راجہ کرم پال نے رکھی تھی اور اس کا ابتدائی نام ہردوار گڑھی بگ رکھا گیا تھا۔ یہ قصبہ عرصہ دراز تک دریائے گنگا کے کنارے کوسوں میل تک آباد ہوتا گیا اور یہاں ایک عظیم الشان بت خانہ بھی تعمیر کیا گیا جس کی وجہ سے اس قصبے کو پورے ہندوستان میں شہرت حاصل ہوئی۔ اس بت خانے میں سونے اور چاندی کے سینکڑوں بت نصب کئے گئے۔ ایک اندازے کے مطابق ان بتوں کی تعداد تیس ہزار سے زائد تھی۔

راجہ کرم پال کے مرنے کے بعد راجہ مکرم پال نے اس بت خانے کو رونق بخشی اور گوگل چند نامی مہنت کو بطورِ ناظم تعینات کیا۔ راجہ مکرم پال ہر سال سات ہزار مہنتوں اور ایک ہزار سے زائد برہمنوں کے ساتھ پوجا کے لئے اس مندر میں آتا تھا۔ صدیوں تک اس علاقے مین مختلف مہاراجوں کی حکومت قائم رہی۔ کلیر شریف کا آخری راجہ کلیان پال تھا جس نے اس کا نام اپنی نسبت سے ''کلیر'' رکھا۔

۱۲۰۵ء میں مسلمانوں نے اس علاقے کو فتح کیا اور اپنی حکومت میں شامل کیا۔ چونکہ کلیر شریف سلاطین دہلی کے قبضہ میں تھا لیکن سلطنت دہلی کی جانب سے یہاں پر کوئی بھی عہدیدار مقرر نہ تھا۔ یہاں پر ایک زمیندار رئیس قیام الدین عرف مورث بر سر اقتدار تھا۔ اس کی یہاں پر بے تحاشا زمینیں تھیں جہاں درختوں کی کثرت کی وجہ سے لکڑی کی پیداوار ہوتی تھی۔ لوگوں کی زیادہ تر آبادی مزدوروں پر مشتمل تھی جو جنگلات سے لکڑیاں کاٹ کر ہردوار کے یاتریوں کی خدمت کرتے اور اپنا گزر بسر کرتے تھے۔

Marfat.com

کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنے سے پہلے تک ملی جلی آبادی رہتی تھی۔ شاہی فوج کے حملہ سے کلیر شریف کا قلعہ شکستہ ہو چکا تھا جس کو مرمت کروا کے رئیس قیام الدین نے اپنی رہائش گاہ بنا رکھی تھی۔ کلیر شریف میں ایک مسجد بھی موجود تھی جس کو جامع مسجد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہاں کے لوگ مالی اعتبار سے مفلوک الحال تھے اور رئیسوں کے قرض دار تھے۔ قوم پرستی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی اور عہد شکنی یہاں کے لوگوں کی فطرت میں شامل تھی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلیر شریف کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے اپنی خصوصی نظر فرمائی اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہاں پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ اُس وقت کلیر شریف کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے جلالی بزرگ کی ہی ضرورت تھی۔

Marfat.com

حلیہ مبارک

کتب سیر میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو حلیہ مبارک بیان کیا گیا ہے اُس کے مطابق حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت خوبصورت تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قد درمیانہ تھا' سر فراغ' پیشانی کشادہ' ابرو نہایت خوبصورت مانند کمان' کمر باریک' دراز دست اور انگشت والے آدمی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دانت متوسط' گردن دراز اور سینہ کشادہ تھا۔ چہرہ مبارک نورانی تھا۔ موئے مبارک باریک اور ملائم تھے جو بچپن سے کبھی تراشے نہ گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز نہایت خوش الحان تھی۔

Marfat.com

عادات واطوار

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کمال زہد وتقویٰ کے مالک تھے۔ ترک وتجرد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا نمایاں پہلو ہے۔ دنیا اور اہل دنیا سے شدید نفرت تھی۔ صحبت خلق سے دور رہنے کی حتیٰ الامکان کوشش کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بچپن سے ہی روزہ رکھتے تھے۔ کلیر شریف آمد کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گولر کے علاوہ کچھ نہ کھایا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لباس میں صرف تہہ بند استعمال کرتے جو کہ گل زرمنی رنگ کا ہوتا تھا۔ خرقہ بھی زیب تن فرماتے تھے۔ جب تک پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے عمامہ زیب تن فرماتے رہے۔ جب کلیر شریف آمد ہوئی تو اُس کے بعد سے سر مبارک پر کبھی کوئی کپڑا نہ رکھا۔ بچپن سے ہی برہنہ پاؤں رہتے تھے اور کبھی نعلین زیب پا نہیں فرمائیں۔

Marfat.com

کلیر شریف روانگی

بحکم پیر و مرشد ۱۵ ذی الحجہ ۶۵۰ھ بروز دوشنبہ بعد نمازِ فجر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کے ہمراہ کلیر شریف کو روانہ ہوئے۔ اجودھن اور کلیر شریف کے درمیان فاصلہ اسم اعظم چشتیہ کی بدولت صرف ایک یوم میں ہی طے ہوا اور ۱۶ ذی الحجہ ۶۵۰ھ بروز دوشنبہ بعد نمازِ ظہر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بمع علیم اللہ ابدالؒ کلیر شریف میں داخل ہوئے اور ایک بوڑھی عورت مسماۃ گلزاری بیگم بنت عبدالصمد کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکان کے ایک کونے میں سکونت اختیار کی اور حسب معمول عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

مسماۃ گلزاری بیگم کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام بہاؤالدین بن ہارون احمد تھا۔ اس ضعیفہ کے مکان کی جنوب مشرقی سمت میں روغن گر جمال اپنے سات بیٹوں کے رہتا تھا۔ جنوب کی سمت میں نعمت بن محمد یار کا مکان تھا جبکہ غربی سمت مکان کا دروازہ تھا۔ مکان کے شمالی سمت میں قاضی شہر تبرک کا عالی شان مکان تھا۔ جلد ہی اہل مکان اور دیگر ہمسائے سوائے قاضی تبرک کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل و جان سے گرویدہ ہو گئے اور ہمہ وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہنے لگے۔

کتب سیر میں مذکور ہے کہ کلیر شریف ایک اچھا خاصا آباد قصبہ تھا لیکن اس قصبہ میں صرف ایک ہی مسجد واقع تھی جس کا نام جامع مسجد کلیر تھا۔ اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نزدیکی آبادیوں سے بھی لوگ آتے تھے اور اکثر اوقات اس مسجد میں ہزاروں کی تعداد میں نمازی جمع ہوتے تھے۔ نمازِ جمعہ میں اس مسجد میں نمازیوں کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا تھا

Marfat.com

اور اس دوران رئیس کلیر اپنے چار سو چنڈوں کے ہمراہ بھی شامل ہوتا ہے۔

جامع مسجد کلیر شریف شہر کے وسط میں واقع تھی اور اُس کی بلندی زمین سے قریباً تیس فٹ بلند تھی۔ اس کی اکہتر سیڑھیاں تھیں اور سیڑھیاں چڑھنے کے بعد سامنے مسجد کا ایک بلند و بالا دروازہ تھا۔ مسجد کے بیرونی فرش کا عرض قریباً ۱۰۰ گز اور طول ۲۰۰ گز تھا۔ مسجد کے محراب اور دلانوں کی تعداد تیرہ تھی۔ مسجد کا اندرونی فرش ۸۵ گز چوڑا تھا جبکہ اندرونی طول ۹۶ گز تھا۔ چھت پر تین بڑے گنبد تھے جن کے کلس طلائی کے تھے۔ مسجد کے تمام در و دیوار پر اندرونی جانب خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ مسجد کے فرش کے وسط میں ایک حوض تھا۔ غسل کے برتن اور وضو کے ظروف قریباً سو کے قریب تھے۔ مسجد کے پہلو میں بیرونی سمت تین عدد غسل خانے واقع تھے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کلیر شریف میں وارد ہوئے تو اس مسجد کا امام قاضی تبرک تھا۔ بظاہر تو اُس زمانے میں کلیر شریف میں شرح ظاہری کا بہت اہتمام ہوتا تھا لیکن افسوس ناک امر یہ تھا کہ مسجد میں رئیس کلیر اور اُس کے چنڈالوں کے لئے ایک علیحدہ جگہ مقرر تھی جہاں کسی اور کھڑے ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ بھی لوگوں نے نماز کے لئے اپنی اپنی جگہ مقرر کر رکھی تھی اور کسی کی بھی اتنی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اُن کی مقررہ جگہ پر نماز ادا کر سکے۔ اگر خلافِ توقع کوئی غیر آدمی وہاں پر آ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا تو جھگڑا شروع ہو جاتا۔ نتیجتاً لوگ فیصلے کے لئے قاضی تبرک کے پاس جاتے اور قاضی تبرک اسی گھمنڈ میں مبتلا تھا کہ لوگ اُس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کلیر شریف میں وارد ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعد نمازِ عصر جامع مسجد کلیر شریف میں رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ شیخ بہاؤ الدین اور شیخ جمال آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ابتدائی معتقدین میں سے تھے۔ اُنہوں نے رفتہ رفتہ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرنا شروع کر دیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلیر شریف آمد باعث خیر و برکت ہے اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ اُن کے دست

Marfat.com

حق پر بیعت ہوں۔

قاضی تبرک کو جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کی خبر ہوئی تو اُس کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ کہیں اُس کا اقتدار ہی ختم نہ ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے رئیس کلیر قیام الدین کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بدظن کرنا چاہا۔ قاضی تبرک نے رئیس کلیر سے کہا کہ ایک ایسا شخص کلیر میں آ گیا ہے جو اپنے آپ کو امام کہلواتا ہے اور بزرگی کا دعویدار ہے۔ ہر نماز کے بعد وعظ کہتا ہے جس سے نمازیوں کی نمازوں میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو وہ کلیر پر قابض ہو جائے گا۔

قاضی تبرک کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سخت ترین مخالف بن کر اٹھا اور اُس نے لوگوں کو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اُس نے ہر نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف خطبہ دینا شروع کر دیا۔ اُس دور میں اس مسجد پر منافقین اور فاسقین کا غلبہ تھا اور وہ لوگ قاضی تبرک کے ہر فیصلے اور ہر بات کو بلا چون و چرا تسلیم کرتے تھے۔ ان لوگوں نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا بلکہ بوقت نماز عموماً اور بوقت نمازِ جمعہ بالخصوص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسجد کی حدود میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔

لوگوں سے پہلا خطاب:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد کلیر میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ مسجد میں قریباً دو ہزار کے قریب نمازی موجود تھے۔ اس موقع پر شیخ بہاؤالدین اور شیخ جمال محمد نے باآوازِ بلند کہا کہ لوگو! یہ اقطابِ ہند ہیں اور کلیر شریف میں لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے آئے ہیں۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ان کے دست حق پر بیعت ہوں اور ان کے فرمان پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں تا کہ ہم دین و دنیا میں فلاح پائیں۔

حاضرین پر ان حضرات کی تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا۔

Marfat.com

اگلے روز حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اُس وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد قریباً پانچ ہزار کے قریب تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

''اللہ عزوجل کے نزدیک اُس کی تمام مخلوق برابر ہے۔ اللہ عزوجل کی نگاہ میں اُس کا مقبول بندہ وہی ہے جو کہ سچے دل سے اُس کی عبادت کرتا ہے اور اُس کے بھیجے ہوئے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال وافعال کی پیروی کرتا ہے۔''

اس مختصر خطاب کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے کلیر شریف کی ولایت کا اعلان کیا۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمارا امام قاضی تبرک ہے اور ہمارا پیر قرآن مجید ہے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کے جواب میں فرمایا!

''یہ فقیر اپنے پیرومرشد کی جانب سے عطا کردہ ولایت اور خلافت نامہ تمہارا امام اور سلطان الاولیاء کا درجہ رکھتا ہے اور اسی دلیل کی بنیاد پر تمہیں ہدایت اور توبہ کی تعلیم دیتا ہے۔''

حاضرین آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جواب کو سن کر خاموش ہو گئے اور اُنہوں نے اس بات کی اطلاع قاضی تبرک کو کر دی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس اعلان کا لوگوں نے باغیانہ اثر لیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ ساہوکاروں کو اس سے یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ اس سے اُن کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی اور غریب اُن کے زیرِ اثر کام نہ کریں گے۔ نسل پرست اس وجہ سے گھبرا گئے کہ اُنہوں نے جو نسل پرستی کا ڈھونگ رچا رکھا تھا وہ ختم ہو جائے گا۔ اقتدار پسندوں کو اپنے اقتدار کی فکر لاحق ہو گئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ

Marfat.com

محسوس کرنے لگے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو جس بات کی تعلیم دینا شروع کی وہ مساوات کی تعلیم تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی جس میں تمام انسان برابر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلیر شریف کی سماجی اصلاح کا بیڑا اٹھایا جس کی وجہ سے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مخالف ہو گئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت میں کلیر شریف آنے کے بعد بھی کچھ فرق نہ پڑا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد و تقویٰ کی بدولت جلد ہی کلیر شریف اور اس کے گرد و نواح میں مشہور ہو گئے۔ لوگ دور دراز سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملنے کے لئے آتے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی طبیعت کی وجہ سے اُن میں نزدیک آنے کا حوصلہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اس دوران گلزاری بیگم اور اُس کا بیٹا شیخ بہاؤالدین اور شیخ جمال محمد ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

قاضی تبرک کی بھرپور مخالفت:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت اور تبلیغ کے بارے میں قاضی تبرک کو مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں اور اُسے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے اپنے اقتدار کے ختم ہونے کا خطرہ لاحق تھا۔ قاضی تبرک نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بھرپور مخالفت شروع کر دی اور جو لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہو چکے تھے اور جو لوگ بیعت ہونے کے لئے آتے تھے اُن کو بہکانا اور روکنا شروع کر دیا۔ قاضی تبرک اُن لوگوں کو ہر طرح کا لالچ دیتا اور اگر وہ اس لالچ میں نہ آتے تو اُن کو ڈرانا دھمکانا شروع کر دیتا۔ قاضی تبرک کی ان حرکتوں کے نتیجے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی خواہاں تھی وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ اس دوران جو لوگ ثابت قدم رہے اُن میں گلزاری بیگم اُس کا شوہر شیخ جمال محمد اور بیٹا شیخ بہاؤالدین شامل تھے۔

قاضی تبرک نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخالفت میں رئیس قیام الدین کو اپنے

Marfat.com

ساتھ ملا لیا اور اُس کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے اس طرح بدظن کیا کہ اُس کی حکومت کو بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شدید خطرہ ہے۔ قاضی تبرک نے رئیس قیام الدین کو جو خط لکھا اُس کا متن کچھ یوں تھا۔

> ''علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نام کا ایک شخص کلیر شہر میں وارد ہوا ہے جو اپنے آپ کو صاحب ولایت کہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ علاقہ اُس کے مرشد کی طرف سے اُسے عنایت ہوا ہے۔ وہ مسجد میں وعظ و تلقین کرتا ہے جس سے نمازیوں کی نماز میں فتور پیدا ہوتا ہے۔ اگر اس شخص کی سرگرمیوں کو روکا نہ گیا تو وہ کسی دن ہمارے مرتبے اور اقتدار کے لئے خطرہ ثابت ہو جائے گا۔ اس لئے اس وقت یہ ضروری ہے کہ جلد از جلد اُس کے اثر و رسوخ کو زائل کیا جائے تا کہ وہ ہمارے اقتدار کی راہ میں رکاوٹیں پیدا نہ کرے۔''

رئیس قیام الدین' قاضی تبرک کی باتوں میں آ گیا اور اُسے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خطرہ محسوس ہونے لگا۔ اُس نے قاضی تبرک سے کہا کہ وہ بروزِ جمعہ جب جامع مسجد میں نماز کے لئے آئے گا تو اُس شخص سے ملاقات کر کے اس بات کا جائزہ لے گا۔ رئیس قیام الدین کا دستور تھا کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد جامع مسجد میں خاص معاملات اور مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور ان معاملات میں قاضی تبرک کی رائے کو مقدم رکھا جاتا تھا۔

رئیس قیام الدین سے ملاقات:

جمعہ کے روز جب رئیس قیام الدین جامع مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آیا تو اُس نے بعد از ادائیگی نماز حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا جو کہ اُس وقت نمازِ جمعہ کے بعد وعظ فرما رہے تھے اور لوگوں کا ایک جم غفیر اُن کے اِردگرد اکٹھا تھا۔ رئیس قیام الدین نے اس موقع پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا کہ اگر تم واقعی صاحب ولایت اور اقطابِ ہند میں سے ہو تو تم میری اُس بکری کا پتہ بتاؤ جس کا رنگ سبز

Marfat.com

ہے اور وہ نہایت قد آور اور خوبصورت ہے۔ یہ بکری تین ماہ سے غائب ہے۔ اگر تم نے اُس بکری کا صحیح پتہ بتا دیا کہ وہ اس وقت کس کے پاس ہے تو میں اس بات کا یقین کرلوں گا کہ تم واقعی اقطابِ ہند ہے اور یہ علاقہ تمہیں مرشد کی طرف سے عنایت ہوا ہے۔ میں تمہیں اپنا امام بنالوں گا اور تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد تمہارے پیچھے نماز پڑھا کروں گا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، رئیس قیام الدین کی بات سن کر مسکرا دیئے اور سمجھ گئے کہ یہ امتحان کی غرض سے ایسی باتیں کر رہا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسمان کی جانب دیکھا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا!

"بکری کھانے والے حاضر ہوں۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ قریباً ۲۷ آدمی حیران و پریشان آپؒ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے پوچھا کہ رئیس قیام الدین کی بکری کدھر ہے اور تم نے کس طرح اُس کو ذبح کر کے کھایا تھا۔ پہلے تو اُن لوگوں نے اس بات کا انکار کیا لیکن جب آپؒ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ بکری خود زبان سے بولے تم اس بات کا اقرار کرلو تا کہ پردہ فاش نہ ہو۔ اُن لوگوں نے قسم کھالی کہ اُنہوں نے رئیس قیام الدین کی بکری کو نہیں دیکھا اور نہ ہی اُنہوں نے اُسے ذبح کر کے کھایا ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رئیس قیام الدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی بکری کا نام لے کر پکارو۔ رئیس قیام الدین نے اپنی بکری کا نام لے کر بلند آواز سے پکارا۔

"اے حرمنہ! اے میری بکری تو کدھر ہے؟"

رئیس کلیر قیام الدین کا پکارنا تھا کہ اُن لوگوں کے پیٹ میں سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں کہ میں اتنی اتنی مقدار میں ان تمام لوگوں کے پیٹ میں موجود ہوں اور ان لوگوں نے نصف شب کے وقت مجھے ذبح کر دیا اور میرا گوشت بھون کر کھا گئے۔

Marfat.com

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کرامت کو دیکھ کر رئیس قیام الدین بے ساختہ پکار اٹھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت ہیں اور اقطابِ ہند میں سے ہیں۔ رئیس قیام الدین آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قائل ہو چکا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت کی سعادت حاصل کرتا قاضی تبرک چلا اٹھا کہ یہ کرامت نہیں ہے بلکہ یہ تو جادو ہے اور یہ امر جادو کے زور پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ یہ شخص جادوگر ہے اور تم لوگ اس کے جادو کو دیکھ کر بہک گئے ہو۔

رئیس قیام الدین نے جب قاضی تبرک کی بات سنی تو وہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جادوگر سمجھنے لگا۔ رئیس قیام الدین باوصف سمجھداری کے اور اس کرامت کو دیکھتے ہوئے بھی جاہل بن گیا اور اُس نے قاضی تبرک کے چنگل میں پھنس کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جادوگر قرار دے دیا۔

رئیس کلیر قیام الدین کے الفاظ سن کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرا دیئے اور فرمایا کہ آج سنت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ادا ہو گئی۔ لوگوں نے میرے رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جادوگر کہا تھا اور آج مجھے بھی جادوگر کہہ رہے ہیں۔ یہ فرما کر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد سے واپس گلزاری بیگم کے مکان میں تشریف لے گئے۔

پہلا عریضہ بنام پیر و مرشد:

رئیس قیام الدین اور قاضی تبرک کی زیادتیاں اور بدتمیزیاں اب حد سے زیادہ بڑھ چکی تھیں اور انہوں نے اب کھلم کھلا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخالفت شروع کر دی۔ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ قاضی تبرک کسی بھی طور پر اپنی ان حرکتوں سے باز نہیں آ رہا اور اس کی مخالفت حد سے بڑھ چکی ہے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عریضہ بنام پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کے توسط سے اجودھن بھیجا۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس عریضے کو پڑھا۔ عریضہ پڑھنے کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بحکم سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک فتویٰ تحریر کیا ہے جس میں قرآنی آیات اور احادیث کے حوالے بھی دیئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ فتویٰ علیم اللہ ابدال کو دیا کہ وہ اس فتویٰ کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لے جائے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمائے کہ وہ یہ فتویٰ قاضی تبرک کو دے دیں۔

علیم اللہ ابدال نے وہ فتویٰ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر پیش کر دیا۔ اس فتویٰ میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت کی تصدیق بحکم الٰہی اور بحکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود تھی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والی کلیر ہیں۔

قاضی تبرک کی گستاخانہ حرکت:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ فتویٰ علیم اللہ ابدال کو دیا اور کہا کہ وہ یہ فتویٰ قاضی تبرک کو جا کر دکھایا۔ علیم اللہ ابدال نے جب وہ فتویٰ قاضی تبرک کو دیا تو قاضی تبرک طیش میں آ گیا اور اُس نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب سے تحریر کردہ وہ فتویٰ پھاڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں ایسی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ قاضی تبرک نے یہ جملہ تحریر کر کے علیم اللہ ابدال کو دیا۔ وہ اس تحریر اور فتویٰ کو واپس لے آئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

دوسرا عریضہ بنام پیر و مرشد:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پھٹا ہوا عریضہ دیکھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جلال میں آ

Marfat.com

گئے۔ اس کیفیت میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اور دوسرا عریضہ بنام پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر کیا اور پیرومرشد کا چاک شدہ فتویٰ اور قاضی تبرک کا رقعہ بھی علیم اللہ ابدال کے ہاتھ اجودھن روانہ کئے۔

علیم اللہ ابدال نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عریضہ، چاک شدہ فتویٰ اور قاضی تبرک کا رقعہ اجودھن میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر پیش کر دیئے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چاک شدہ فتویٰ کو سر پر رکھ لیا اور علیم اللہ ابدال سے کہا کہ قاضی تبرک نے ہمارے فتویٰ کو پھاڑ کر کیا حاصل کر لیا۔ اگر وہ اسے پھاڑے بغیر فقیر کے پاس واپس بھیج دیتا تو اس سے اُس کا کیا جاتا۔ خیر اُس نے میرے مولا کے فتویٰ کو پھاڑا ہے اور میں نے اس کے بدلے میں اُس کے سب ناموں کو لوحِ محفوظ سے چاک کر ڈالا ہے۔ بموجب فرمانِ فقیر اہل کلیر مع زمین کلیر کے سوختہ ہو گئے اور روزِ قیامت تک سوختہ رہیں گے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ فرما کر اپنے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے اور ایک فرمان بنامِ رئیس کلیر قیام الدین کے نام تحریر فرمایا اور اُس عریضہ کو علیم اللہ ابدال کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے رئیس کلیر قیام الدین کو جا کر دے دینا۔ رئیس کلیر قیام الدین کے نام فرمان میں تحریر تھا!

"تجھے اللہ تعالیٰ نے والی شہر بنایا ہے لہٰذا تم پر یہ لازم ہوتا ہے کہ تم اول بادشاہ دو جہاں علی احمد صابر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے دست حق پر بیعت کرو۔ اُن سے حصولِ شرف بیعت تجھ کو بدست حضور سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو گی اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے احکام موصول ہوا کریں گے۔ بیعت کئے بغیر یہ مرتبہ تجھے ہرگز حاصل نہ ہو گا۔

قاضی تبرک کو بھی یہ فقیر یہی فرماتا ہے کہ علی احمد صابر (رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ) کی اطاعت کرو کیونکہ اس کی اطاعت عین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اگر تم میرے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی اطاعت نہیں کرو گے تو تم اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہو گے اور تمہیں معلوم نہیں میرے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے تم سب کے نام لوحِ محفوظ سے سوخت کر دیئے ہیں اور اگر تم اُس کی فرمانبرداری نہیں کرو گے تو تم پر اللہ عزوجل کا عذاب تم پر نازل ہو گا اور یہ سب کچھ اللہ عزوجل نے میرے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے اختیار میں دے دیا ہے۔ وہ چاہے تو تم پر رحم فرمائے اور چاہے تو تم پر قہر فرمائے۔

تمہیں یہ یاد رکھنا چاہئے بادشاہ دوجہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ختم اللہ الدوارج سلطان الاولیاء ہے اور اُس کا باپ شاہ عبدالرحیم عبدالسلامؒ دادا شاہ سیف الدین عبدالوہابؒ پردادا جناب قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین ابومحمد سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی رحمہم اللہ ہیں اور تم میرے علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سمجھ کر اس کی اطاعت کرو کہ یہی فرمان حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

قاضی تبرک نے کہا ہے کہ وہ صرف کلامِ مجید کو اپنا پیر و مرشد جانتا ہے اگر وہ قرآن کو اپنا پیر و مرشد جانتا ہے تو آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امامت کا کیونکر منکر ہے اور اپنے آپ کو آلِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے مقابلے میں امام بیان کرتا ہے۔ اگر تم نے علی احمد صابر

Marfat.com

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی امامت کا انکار کیا تو روزِ قیامت رسوا ہو گے۔"

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس فرمان پر اپنی مہر بھی ثبت کر دی تھی۔

رئیس کلیر قیام الدین کی گستاخی:

علیم اللہ ابدال نے رئیس کلیر قیام الدین کو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مکتوب پہنچایا۔ رئیس قیام الدین کے پاس اُس وقت قاضی تبرک بھی موجود تھا۔ رئیس قیام الدین نے وہ مکتوب پڑھا اور علیم اللہ ابدال سے دریافت کیا کہ وہ اجودھن کب پہنچا اور وہاں سے کب روانہ ہوا؟ علیم اللہ ابدال نے کہا کہ میں نے نمازِ ظہر کے وقت اجودھن پہنچا اور ظہر کی نماز اُن کی امامت میں ادا کی۔ بعد از نمازِ ظہر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے یہ مکتوب دیا اور میں کلیر شریف واپس آیا اور عصر کی نماز حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت میں ادا کی۔ نمازِ عصر سے فارغ ہونے کے بعد میں تمہارے پاس آیا تاکہ تمہیں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مکتوب دے سکوں۔

علیم اللہ ابدال کی بات سن رئیس قیام الدین حیران رہ گیا۔ اُس نے دریافت کیا کہ تم کو تیز رفتاری کا یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہوا؟ علیم اللہ ابدال نے جواباً کہا کہ مجھے یہ مرتبہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرفت سے حاصل ہوا۔ اگر تم بھی اُن کی اطاعت کر لو گے تو اس جیسے ہزاروں مراتب کو پا لو گے جبکہ مجھے تو ابھی اُن کی اطاعت کی بدولت یہ ادنیٰ سا مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

قاضی تبرک یہ سن کر گھبرا گیا۔ اُس نے رئیس قیام الدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم اس کی باتوں میں نہ آنا یہ جادوگر ہیں اور جادو کے زور پر سب کچھ کرتے ہیں۔ اگر تم نے ان کی باتوں پر ذرا برابر بھی توجہ دی تو تم پر کفر کا فتویٰ لاگو ہو جائے گا۔

Marfat.com

رئیس قیام الدین پر قاضی تبرک کی باتوں کا اثر ہو گیا اور اُس نے علیم اللہ ابدال سے کہا کہ اگر اللہ کو ہمیں کافر رکھنا منظور ہوا تو ہم کافر ہو جائیں گے اور اگر مسلمان رکھنا منظور ہوا تو ہم مسلمان ہی رہیں گے۔ تم ہم کو لوحِ محفوظ سے ڈراتے ہو اگر ہمارے نام لوحِ محفوظ سے مٹا دیئے جاتے تو اس وقت تک اُس کے آثار جاری ہو چکے ہوتے۔ تمہاری ساری باتیں جھوٹی ہیں۔ اس کے بعد رئیس قیام الدین نے قاضی تبرک کی ایماء پر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوب کو پھاڑ دیا اور وہ مکتوب علیم اللہ ابدال کو واپس دیتے ہوئے کہا کہ تم بابا فرید الدین مسعود گنج شکر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بتا دو کہ جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا۔

علیم اللہ ابدال نے وہ مکتوب لیا اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر سارا معاملہ اُن کے گوش گزار کر دیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سب سن کر جلال میں آ گئے۔ اس جلالی کیفیت میں بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ضبط سے کام لیا اور ایک اور عریضہ بنام پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر کیا اور علیم اللہ ابدال کو پیر و مرشد کا چاک شدہ فرمان اور وہ عریضہ دے کر اجودھن روانہ کر دیا۔

تیسرا عریضہ بنام پیر و مرشد:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تیسرا عریضہ پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تحریر کیا اُس میں عرض کی!

"پیر و مرشد! فقیر کو نہایت صدمہ ہوا ہے اور ہر وقت الہام ہوتا ہے۔
حضور پُر انور تمام حالات سے واقف ہیں اس لئے اس صدمہ سے جلد رہائی کا حکم فرمایئے ورنہ اس فقیر کی بیماری طول پکڑ جائے گی۔
بندہ کو نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں جگہ نہیں دی جاتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ اور فرمان کو اُنہوں نے پھاڑ ڈالا ہے۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو بھی ارشاد ہو فقیر اُس کو بجالانے کے لئے تیار ہے۔''

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ عریضہ علیم اللہ ابدال کو دیتے ہوئے ہدایت کی کہ تم اجودھن میں ایک پل سے بھی زیادہ قیام نہ کرنا اور اس عریضہ کا جواب لے کر جلد سے جلد واپس آنا۔

علیم اللہ ابدال بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اجودھن روانہ ہوئے۔ اجودھن پہنچ کر علیم اللہ ابدال' حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی خدمت میں پہنچ کر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عریضہ اور حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وہ مکتوب جو کہ رئیس قیام الدین نے پھاڑ دیا تھا پیش کر دیا۔

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم جاؤ اور قاضی تبرک اور رئیس قیام الدین دونوں کا نسب نامہ لے کر میرے پاس آؤ۔ علیم اللہ ابدال بجلی کی سی سرعت کے ساتھ کلیر شریف حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہیں پیر و مرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیغام پہنچایا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ بہاؤالدین کو طلب کر کے اُس سے قاضی تبرک اور رئیس قیام الدین کے نسب نامہ کے بارے میں دریافت کیا۔ شیخ بہاؤالدین نے عرض کیا کہ اُن کا نسب نامہ رئیس قیام الدین کے دفتر سے معلوم ہو سکتا ہے میں وہاں جا کر معلوم کرتا ہوں۔ چنانچہ شیخ بہاؤالدین' حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے رئیس قیام الدین کے دفتر چلے گئے۔ دفتری کو جب اُن کے آنے کا پتہ چلا تو اُس نے یہ بات خفیہ طور پر قاضی تبرک کو بتا دی۔ قاضی تبرک نے رئیس قیام الدین کو مطلع کیا اور کہا کہ وہ ہم پر کچھ جادو کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہمارا نسب نامہ معلوم کرنا چاہتے

Marfat.com

ہیں۔رئیس قیام الدین نے شیخ بہاؤالدین کو فوراً ہی گرفتار کروالیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو اُنہوں نے علیم اللہ ابدال کو فوراً ہی روانہ کیا کہ وہ شیخ بہاؤالدین کو اُن کی قید سے چھڑوائیں اور رئیس قیام الدین کے دفتر سے نسب نامہ بھی لے کر آئیں۔

علیم اللہ ابدال فوراً ہی روانہ ہوئے اور شیخ بہاؤالدین کو اُن کی قید سے چھڑوایا۔ بعدازاں وہ نسب نامے حاصل کئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق اجودھن حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچادیئے۔علیم اللہ ابدال نے وہ نسب نامے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینے کے بعد عرض کی کہ حضور! میرے لئے کیا حکم ہے؟ میں یہاں اجودھن میں ٹھہروں یا واپس کلیر شریف چلا جاؤں۔حضرتؒ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے دریافت کیا کہ تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو؟ علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ حضور! میرے قلب پر اس وقت القا ہورہا ہے کہ اللہ عزوجل کلیر کی سرزمین پر اپنا عذاب نازل کرنے والا ہے اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ کہیں میں بھی اس قہر خداوندی میں مبتلا نہ ہوجاؤں لہٰذا حضور میرے حال پر توجہ فرمائیں اور میری تسلی فرمائیں۔اس وقت میری عمر ایک سو باون سال ہے اور اس سے پہلے کبھی بھی میرے قلب پر ایسا خوف طاری نہیں ہوا۔

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کی پشت پر دست شفقت رکھا اور فرمایا کہ تم میرے فرزند علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے سپرد ہو اس لئے تمہیں اس بات کا کچھ خوف نہیں کرنا چاہئے۔جب تم میرا جواب لے کر میرے فرزند کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہاری تسکین کرے گا اور تمہارے مطمئن ہونے کے بعد ہی وہ سب کچھ ہوگا جو کے ہونے والا ہے۔

علیم اللہ ابدال نے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے

Marfat.com

الفاظ سنے تو تو اُن کا جسم کانپ اٹھا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تو میرے فرزند علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کا ورد جاری رکھ اللہ عزوجل تیری مشکل کو آسان فرما دے گا۔ بعدازاں نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا اور علیم اللہ ابدال نے نمازِ مغرب حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت میں ادا کی۔ نمازِ مغرب کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوب بنام علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) تحریر کیا اور وہ مکتوب علیم اللہ ابدال کو دے دیا۔ مکتوب میں تحریر تھا!

> ''کلیر شریف کی ولایت تمہارے سپرد ہے۔ تمہارے دل میں جس طرح آئے تم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اختیار تمہیں دیا ہے اور شہر کلیر تمہاری بکری ہے تم چاہو تو اس کا گوشت کھاؤ اور چاہو تو اس کا دودھ پیو۔''

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کو بوسہ دیا اور علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تمہیں میرا نام امان دے گا اور تمہیں میری پشت کے علاوہ کہیں جگہ نہ ملے گی۔

جلالی کیفیت:

نو محرم الحرام بعد از نمازِ فجر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور آسمان کی طرف پھونک ماری۔ بعدازاں دس محرم الحرام بعد از نمازِ فجر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین کی طرف کچھ پڑھ کر پھونک ماری۔ پھونک مارنے کی دیر تھی کہ زمین نے جنبش لی اور زلزلے کے جھٹکے محسوس ہونا شروع ہو گئے۔ اس دوران زمین نے تین مرتبہ کروٹ لی اور اس دوران زلزلے کے جھٹکے محسوس ہونا شروع ہو گئے۔ رئیس قیام الدین پریشان ہو گیا۔ اُس نے قاضی تبرک کو بلا کر اُس سے دریافت کیا کہ یہ ایک ہی لمحے میں زمین نے تین مرتبہ جنبش کیوں کھائی کہ زلزلہ۔

Marfat.com

برپا ہو گیا؟ قاضی تبرک نے جواباً کہا کہ مجھے بھی اس بات پر تعجب ہے۔ رئیس قیام الدین بولا مجھے لگتا ہے کہ اقطابِ ہند اپنا زور دکھا رہے ہیں آؤ اُن کے پاس حاضر ہو کر تائب ہو جائیں ورنہ یہ نہ ہو کہ شہر تباہ و برباد ہو جائے۔ وہ شخص صحیح کہتا ہے کہ وہ اقطابِ ہند ہے۔

اسی دوران علیم اللہ ابدال نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساحرہ جفلہ کے بارے میں بتایا جو کہ یونان سے تعلق رکھتی تھی اور اُس کی عمر سات سو برس تھی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کلیر کی تباہی میں نصف حصہ اس عورت کا ہے اور بقیہ نصف قاضی تبرک کا ہے۔

اُدھر قاضی تبرک نے رئیس قیام الدین سے کہا کہ آپ ساحرہ جفلہ کو بلائیں اور اُس سے دریافت کریں کہ کلیر شہر میں زلزلہ کیوں برپا ہو رہا ہے؟ رئیس قیام الدین نے اس عورت کو طلب کیا اور اُس سے زلزلہ کی وجہ دریافت کی۔ ابھی یہ بات چیت جاری تھی کہ زمین کو ایک مرتبہ پھر جنبش ہوئی اور زلزلہ کی کیفیت دوبارہ نمودار ہوئی۔ وہ ساحرہ عورت بولی کہ یہ سب اُس شخص ہی کا کیا ہوا ہے جو اپنے آپ کو اقطابِ ہند کہتا ہے۔ اگر رئیس قیام الدین مجھے حکم کریں تو میں زمین کو گیارہ مرتبہ جنبش دے سکتی ہوں اور کوئی زلزلہ بھی برپا نہیں ہو گا۔

اُس ساحرہ کی بات سن کر قاضی تبرک اور رئیس قیام الدین مطمئن ہو گئے اور وہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جادوگر کہنے لگے۔

نمازِ جمعہ:

چونکہ یہ سب واقعہ جمعہ کے روز رونما ہو رہا تھا اس لئے اذانِ جمعہ تک زمین نے سات مرتبہ جنبش کھائی اور سات مرتبہ زلزلہ برپا ہوا۔ نمازِ جمعہ کے وقت رئیس کلیر قیام الدین مع قاضی تبرک اور اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد کلیر شریف تشریف لائے۔ جامع مسجد کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مع علیم اللہ ابدال اور شیخ بہاؤ الدین کے موجود تھے۔ جب رئیس کلیر قیام الدین مع قاضی

Marfat.com

تبرک اور ساتھیوں کے مسجد میں داخل ہوا تو اُس وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد تیرہ ہزار کے قریب تھی۔ قاضی تبرک جب امامت کے مصلےٰ کے نزدیک پہنچا تو حضرت علی احمد صابر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو ایک مرتبہ پھر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تو آج بھی مجھے امام مان لے تو تیرا بھلا ہے ورنہ روزِ قیامت تیری مغفرت ہرگز نہ ہوگی۔

قاضی تبرک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر غصے میں آگیا اور کہنے لگا کہ تم یہ بار بار کیوں کہتے ہو کہ ہم تمہارے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر تم کو ہمارے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی عذر ہے تو تم مصلیٰ چھوڑ دو ورنہ تم سے جو کچھ ہوتا ہے تم کرلو۔ ہم نے تمہارے مقابلے کے لئے ساحرہ جفلہ کو تیار کر رکھا ہے۔ اگر تم نے کسی بھی قسم کا جادو کیا تو وہ عورت بھی تم پر ایسا جادو کرے گی کہ پھر تم کو کوئی بھی نجات نہ دلا سکے گا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' قاضی تبرک کی بات سن کر مصلیٰ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور علیم اللہ ابدال اور شیخ بہاؤ الدین کے ہمراہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔ اس دوران کسی بھی بد بخت نے اپنی جگہ سے مصلیٰ نہ چھوڑا حتیٰ کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کی سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ ان بدبختوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سیڑھیوں سے نیچے دھکیل دیا۔ شیخ بہاؤ الدین آخری سیڑھی پر موجود صف میں کھڑے ہو گئے اور علیم اللہ ابدال' حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

مسجد کا رکوع کرنا:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مسجد سے باہر نکل گئے تو لوگ نمازِ جمعہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب لوگ رکوع میں گئے تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسجد کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا!

"تو کیوں کھڑی ہے تو بھی رکوع کر اور ان سب کو تحت الثریٰ میں لے جا۔ روزِ قیامت تک یہ یونہی چلیں گے اور حشر میں ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے میرے مخدوم کی نافرمانی کی اس لئے اب تم

Marfat.com

ہمیشہ دوزخ کا ایندھن بنے رہو گے اور تمہاری نجات ہر گز نہ ہو سکے گی۔"

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ مسجد رکوع میں چلے گئی اور ایسی تباہی ہوئی کہ ایک بھی شخص زندہ باقی نہ بچا۔ سارے شہر میں شدید زلزلہ آ گیا۔ کچھ ہی دیر میں مسجد کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ مسجد سے باہر تھے وہ یہ جلالی کیفیت دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

گلزاری بیگم کو جب اس حادثے کا پتہ چلا تو وہ بھی گھر سے بھاگتی ہوئی مسجد کی جانب آئی۔ جب اُس کو پتہ چلا کہ اُس کا بیٹا شیخ بہاؤالدین بھی مسجد میں موجود تھا تو اُس نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا غلام بہاؤالدین بھی اندر رہ گیا اور زمین کے نیچے چلا گیا ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ سیڑھی کے نیچے ہیں جا کر اُسے نکال لے۔ گلزاری بیگم بولی' حضور! میں ناتواں ہوں وہ سیڑھی مجھ سے کیسے اٹھائی جائے گی؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ تم ہمارا نام لے کر شیخ بہاؤالدین کو سیڑھی کے نیچے سے نکال لو۔

علیم اللہ ابدال نے سیڑھی کے پاس آ کر با آوازِ بلند کہا' اے سیڑھی! بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم ہے کہ شیخ بہاؤالدین کو نجات دے۔ علیم اللہ ابدال کا یہ کہنا تھا کہ سیڑھی ہٹ گئی اور علیم اللہ ابدال نے شیخ بہاؤالدین کو زمین سے نکال کر اُس کی ماں گلزاری بیگم کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گلزاری بیگم سے فرمایا!

"ہمیں بارہ پہر تک عبدیت حاصل ہے جو میرے قریب آئے گا وہ جل جائے گا۔ تو اس کو لے کر بارہ کوس دور بھاگ جا کیونکہ بارہ کوس تک تجھے کہیں پناہ نہ ملے گی اور بارہ کوس تک سب کچھ جل کر راکھ ہو

Marfat.com

جائے گا۔‘‘

گلزاری بیگم، شیخ بہاؤ الدین اور چند معتقدین کو لے کر بارہ کوس کی حد سے نکل گئی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کو لے کر گلزاری بیگم کے مکان پر تشریف لے آئے۔ اس دوران شہر کلیر کے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہونے لگے اور رحم کی درخواست کرنے لگے۔ علیم اللہ ابدال نے اُس وقت تمام لوگوں کو ملنے سے روک دیا اور کہا کہ اب توبہ کا وقت نکل چکا ہے اور اس وقت تمہارا کہا قبول نہیں ہو گا۔ جب لوگوں کا طوفان بڑھنے لگا تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کے ہمراہ گلزاری بیگم کے مکان سے نکل گئے۔

پیرو مرشد کو واقعہ کی اطلاع دینا:

ایک پہر گزرنے کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل واقعہ تحریر فرمایا اور وہ عریضہ علیم اللہ ابدال کے ہاتھ پیرو مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف روانہ کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ جب تم واپس آؤ تو میرے نام کا ورد کرتے ہوئے آنا اور میرے سامنے کے رُخ کی بجائے میری پشت سے واپس آنا تجھ کو امان حاصل ہو گی اور میں تمہیں جیسا کہوں تم ویسا ہی کرنا۔ علیم اللہ ابدال وہ عریضہ لے کر اجودھن روانہ ہو گئے۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب علیم اللہ ابدال نے وہ عریضہ جا کر دیا تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ عریضہ پڑھ کر بولے!

’’میں کیا کر سکتا ہے وہ ملک اُس کے قبضے میں ہے اور وہ مختار ہے جیسا سمجھے کر سکتا ہے۔‘‘

نیز حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

’’میرا صابر اولیائی نہیں کرتا بلکہ خدائی کرتا ہے۔‘‘

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنے خلفاء کو ہدایت:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عریضہ پڑھنے کے بعد اپنے تمام خلفاء جو کہ اُس وقت مجلس میں موجود تھے حکم دیا کہ وہ علیم اللہ ابدال سے کلیر کی مکمل تباہی کے حالات معلوم کر کے اپنے اپنے مکتوب میں تحریر کریں۔ نیز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

> ''میرا صابر کامل اولیہ الیٰ آخرہ ہے جو اس کے خلیفہ کے پاس جمع رہے گا اور یہ سات سو برس تک مخفی رہے گا اور بعد اس کا سلسلہ ایک مجدد کی معرفت سے جو کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہوگا اُس کو اپنے زمانہ اجتہاد میں شائع کر کے عام کرے گا۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء نے علیم اللہ ابدال کی معرفت سے اس تمام واقعہ کو اپنے مکتوب میں قلمبند فرمایا۔ بعد نمازِ تہجد گیارہ محرم الحرام علیم اللہ ابدال، حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے واپس کلیر شریف روانہ ہوئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مجلس پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت اور پیرومرشد کے فرمان سے آگاہ کیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا!

> ''اے علیم اللہ! اب تم ہم سے عالم امکان میں کوئی کلام نہ کرنا بلکہ ہماری کیفیت پہچان کر عالم وجوب میں ہم سے عرض کرنا۔''

بارہ محرم الحرام کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عبدیت خاص کا وقت ختم ہوا۔ اُس وقت نمازِ تہجد کا وقت تھا۔ اس دوران مخلوقِ خدا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہر جگہ تلاش کرتی رہی مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو کسی بھی جگہ نہ ملے۔ بارہ پہر کی یہ

Marfat.com

عبدیت خاص ختم ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گلزاری بیگم کے مکان پر واپس تشریف لائے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں پر بعد میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر ہوا۔اس دوران علیم اللہ ابدال' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت پر ہی موجود رہے۔

چاراشیاء کا پناہ مانگنا:

جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین کی طرف نگاہ فرمائی تو چار چیزوں نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پناہ کی درخواست کی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے یہ چاروں چیزیں آتش قہر سے محفوظ رہیں۔

ان چار چیزوں میں گولر کا وہ درخت شامل ہے جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کے اوپر سایہ فگن ہے۔ دوسرے نمبر پر وہ فاختہ جو کہ اس گولر کے درخت پر مسکن بنائے ہوئے تھی۔ تیسرا وہ زمین جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جائے مقام پر واقع تھی اور چوتھا مزارِ مبارک حضرت سیّدنا امام الدین جو کہ حضور غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک میں سے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے اور بوقت فتح کلیر شریف جامِ شہادت حاصل کی اور وہیں پر مدفون ہوئے۔

قہر خداوندی اور آتش زدگی کلیر:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گلزاری بیگم کے مکان پر تشریف لا کر گولر کے درخت کے نزدیک جا کر اقامت فرمائی۔ علیم اللہ ابدال نے گولر کے درخت سے سینہ لگا کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب منہ کیا اور کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گولر کے درخت سے پشت لگائی اور اپنی انگشت شہادت کو علم کی مانند بلند کیا اور ہاتھ اپنے قلب پر رکھ کر آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور استغراق میں گم ہو گئے۔ جب کچھ دیر کے بعد استغراقی کیفیت سے واپس لوٹے تو دونوں ہاتھوں کو اچانک نیچے گرا دیا اور نگاہ آسمان سے آنکھوں کے بند ہونے سے علیحدہ ہوگئی۔ اس حالت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ درخت گولر سے مغرب کی جانب تشریف لے گئے اور اُس جگہ کھڑے ہو گئے جس جگہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک موجود ہے۔ کچھ دیر وہاں پر کھڑے رہے اور پھر آنکھیں کھول کر آتشی نظروں سے زمین کو دیکھا۔ زمین کے اندر آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگ بارہ کوس تک پھیل گئی۔ اس دوران بارہ کوس کے اندر موجود ہر جاندار شے' مکانات' درخت' پتھر غرضیکہ ہر شے جل کر راکھ ہوگئی اور کسی کو بھی سانس لینے کی مہلت تک نہ ملی۔ سوائے گولر کے درخت' فاختہ' زمین کا وہ ٹکڑا اور حضرت سیّد امام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے علاوہ کچھ باقی نہ بچا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قبلہ رُخ ہی کھڑے رہے اور اُسی حالت میں واپس لوٹے اور گولر کے درخت کے پاس تشریف لائے۔ پھر نگاہیں آسمان کی جانب اٹھائیں اور چار سانس لینے کے بعد اسی حالت میں اپنی جائے اقامت پر تشریف لے گئے۔ نگاہِ قہر دوبارہ زمین پر ڈالی اور زمین نے دیکھتے ہی دیکھتے دوبارہ آگ پکڑ لی اور پھر بارہ کوس تک پھیل گئی اور ہر شے کو دوبارہ جلا کر خاکستر بنا دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھ ہزار مرتبہ اسی طرح کیا اور یہ سلسلہ کم و بیش چار روز تک جاری رہا۔

خلفائے بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی باطنی حاضری:

اس دوران پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام خلفاء کو حکم دیا کہ وہ باطنی طور پر کلیر شریف حاضر ہوں۔ جب تمام خلفاء بارہ کوس کے فاصلے پر پہنچے تو اُن کے پاؤں جلنا شروع ہو گئے۔ تمام خلفاء نے بحکم پیر و مرشد ''علی احمد صابر'' کا بلند آواز سے ورد کرنا شروع کر دیا اور یا غیاث الغیاث المدد کی آوزیں بلند کرنا شروع کر دیں۔

اس دوران علیم اللہ ابدال وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے پاؤں جانب شمال رکھے تھے تم میرے ساتھ چلو اور آنکھیں بند کر کے اُن کے نام کا ورد جاری رکھو۔ اس طرح تمام خلفاء بوقت مغرب گولر کے درخت کے نزدیک جانب پشت حضرت علی احمد صابر

Marfat.com

کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پہنچے اور اپنی آنکھوں سے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت کا مشاہدہ کیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے با آواز بلند پکارا!

''یاھو یامن ھو یامن لیس لھوالاھو۔''

پھر بولے!

''الالالا۔''

اُسی وقت علیم اللہ ابدال نے پس پشت پکارا کہ حضور! پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام خلفاء بحکم پیرومرشد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جانب آسمان نظر اٹھائی اور با آوازِ بلند فرمایا!

''الحمد للہ یا حق لالالا۔''

اس کے بعد علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ ان کو واپس بارہ کوس کی حد سے باہر پہنچا آؤ۔ علیم اللہ ابدال نے ان تمام حضرات کو بارہ کوس کی حد سے باہر پہنچا دیا اور واپس حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت کی جانب آ گئے۔

اس دوران خلفاء حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارہ کوس کے فاصلے پر ہی قیام فرمایا۔ کچھ دیر بعد بے شمار بندے اپنے سروں پر انواع اقسام کے کھانے لے کر حاضر ہوئے اور جمال الدین ابدال نے یہ سارے کھانے اُن کی خدمت میں پیش کئے اور سب حضرات سے فرداً فرداً ملاقات کی اور اپنی قوم کی جانب سے پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تسلیمات عرض گزار کیں۔

اس دوران سب خلفاء نے جمال الدین ابدال اور اُس کے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ''علی احمد صابر'' کا ورد کرتے رہیں۔ جمال الدین ابدال بولے کہ میں بغیر اجازت کس

Marfat.com

طرح ورد کر سکتا ہوں۔ اس دوران علیم اللہ ابدال دوبارہ حاضر ہوئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیغام پہنچایا کہ تم سب کو ورد کی اجازت ہے تا کہ تم قہر سے محفوظ رہ سکو اور کوئی بھی بارہ کوس کی حد میں قدم نہ رکھے ورنہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ یہ پیغام دے کر علیم اللہ ابدال دوبارہ واپس چلے گئے۔

سلطان ناصر الدین محمود کا عریضہ بنام بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:

جب کلیر شریف کی تباہی کا حال سلطان ناصر الدین محمود کو ہوا تو اُس کا دل دہل گیا۔ اُس نے اپنے امراء سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تحفے تحائف اور ایک عریضہ ارسال کیا جس کا متن تھا!

> ''میں نے جب سے کلیر کی تباہی کا حال سنا ہے میری طبیعت سخت بے چین ہے اور میں انتہائی پریشان ہوں۔ مجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ کہیں میرا حال بھی رئیس کلیر قیام الدین اور قاضی تبرک جیسا نہ ہو۔ اللہ کے لئے میری حمایت کیجئے اور اہلیانِ دہلی پر رحم فرمایئے اور کچھ ایسی تدبیر فرمایئے کہ اہلیانِ دہلی اور میں اس قہر الٰہی سے محفوظ رہوں۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عریضہ کے جواب میں سلطان ناصر الدین محمود کو لکھا!

> ''مبارک ہیں وہ لوگ جو کہ خطرے سے پہلے ہی قہر الٰہی سے ڈر جاتے ہیں۔ اگر تیری طرح رئیس قیام الدین اور قاضی تبرک کو بھی خوفِ الٰہی ہوتا تو آج اُن کی اور کلیر کی یہ حالت نہ ہوتی۔ تم اطمینان رکھو اور اس قسم کا خوف دل میں نہ لاؤ۔ اس بات کا اپنی حکومت میں اعلان کروا دو کہ کوئی شخص بھی بھولے سے کلیر کی جانب نہ جائے جب تک میرا صابر حالت جذب و سکر سے باہر نہیں آجاتا کلیر کبھی

Marfat.com

آباد نہیں ہو سکتا۔ اپنی اولاد کو بھی اس بات کی ہدایت کر دو کہ وہ ظاہراً اور باطناً اس بات کا خیال رکھیں اور اولیاء اللہ کی نافرمانی سے گریز کریں۔ تاکہ میں تمہاری طرف سے مطمئن رہوں۔"

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت ولایت:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت کی نسبت تمام تذکرہ نویس اس بات پر متفق ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت موسوی ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر شوق اور عشق کا غلبہ ہے۔

Marfat.com

ریاضت و مجاہدات کلیر شریف

سیر الاقطاب میں بیان ہے کہ جب کلیر شریف ویران ہو گیا تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ریاضت و مجاہدات میں مصروف ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی استغراقی کیفیت مزید بڑھ گئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی استغراقی کیفیت میں گولر کے درخت کی ایک شاخ کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور اسی حالت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارہ برس گزر گئے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا اور ہاتھ اور پیروں کے پٹھے اکڑ گئے۔ ہڈیوں کے جوڑ ساکت ہو گئے اور تمام بدن خشک ہو گیا۔ بارہ برس کے عرصہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صرف آنکھیں ہی کھلی رہیں باقی تمام جسم بے کار ہو گیا۔

پچھلے صفحات میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت موسوی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو معمولی تجلی برداشت نہ کر پائے تھے اور بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہِ طور جل کر راکھ ہو گیا تھا۔ جبکہ کلیر شریف میں اس وقت تجلیاتِ الٰہی موجزن تھیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان تجلیات کے مشاہدہ میں محو تھے اور اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذرا برابر بھی آنکھیں نہ جھپکیں۔ یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خصوصی انعام واکرام تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان تجلیات کا مشاہدہ فرما رہے تھے۔

بارہ برس بعد پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدین کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے احوال سے آگاہ

Marfat.com

کرتے ہوئے فرمایا!

"میرا صابر بارہ برس سے کھڑا ہے تم لوگوں میں سے کون ہے جو اُس
کو جا کر بٹھا سکے۔"

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر تمام مریدین پر سکتہ کی کیفیت طاری ہوگئی۔ وہ سب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت سے آگاہ تھے۔

Marfat.com

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

جس دوران حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدین سے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بابت پوچھ رہے تھے اُس دوران ایک نو وارد طالب علم راہِ تصوف حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت کی غرض سے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک اُس وقت باسٹھ برس تھی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو مسکرا دیئے اور فرمایا کہ تیرا حصہ میرے پاس نہیں بلکہ تجھے نعمت دوسرے مرشد سے حاصل ہوگی۔ پھر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کلیر شریف اپنے خلیفہ اور فرزند روحانی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا۔

نسب نامہ:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسینی سیّد تھے اور آلِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے!

۱۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

۲۔ بن حضرت سیّد ابوالفتح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ بن حضرت سیّد احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد ناصر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد حامد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد محمود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد مقبول اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد علی الاشغر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۔ بن حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کلیر شریف روانگی:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بفرمان حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف روانگی کی تیاری کرنے لگے۔ کلیر شریف روانگی سے قبل آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

Marfat.com

''علی احمد صابر (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کے سامنے بالکل نہ جانا بلکہ اُن کی پشت کی جانب سے اُن کی خدمت میں حاضر ہونا اور قرآن مجید کی تلاوت جاری رکھنا۔ بعدازاں کچھ کھلانے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ تیرا حامی وناصر ہو۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نصیحت کے بعد دعاؤں کے ساتھ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو رخصت کیا اور وہ عازمِ کلیر ہوئے۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب کلیر شریف پہنچے تو جمال الدین ابدال سے ملاقات ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جمال الدین ابدال کو اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ جمال الدین ابدال نے علیم اللہ ابدال سے ملاقات کی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کی معرفت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت پر پہنچ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت پر پہنچے تو بفرمان حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوتِ کلامِ پاک شروع کر دی۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو اُس وقت حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی جلالی کیفیت میں تھے اور گولر کی شاخ ایک ہاتھ سے پکڑ رکھی تھی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے ہاتھ کی مٹھی بند تھی اور انگشت شہادت علَم کی طرح بلند کئے قلب کے برابر کھڑے تھے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہیں اس دوران آسمان کی جانب تھیں۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بائیس روز تک مسلسل

Marfat.com

تلاوت میں مصروف رہے۔ اس دوران حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی کچھ ہوش نہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسلسل تلاوت کے باوجود بھی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت میں ذرا برابر فرق نہیں آیا تھا۔ اس دوران علیم اللہ ابدال نے کئی مرتبہ عالم محویت میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنے کی اطلاع دی لیکن حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ توجہ نہ کی۔ چنانچہ علیم اللہ ابدال کلیر شریف سے باہر جا کر مقیم ہو گئے۔

بائیس روز بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی محویت ختم ہوئی اور وہ عالم ہوش میں واپس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ ۔ یہ کو تلاوت کرتے سن کر دریافت فرمایا!

"شمس الدین! کیا تم کو پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھیجا ہے؟"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! سارے حالات سے آگاہ ہیں۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پشت کی جانب کلامِ پاک پڑھنا درست نہیں تم سامنے آ کر کلامِ پاک کی تلاوت کرو۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بائیں ہاتھ پر کھڑے ہو کر تلاوت کلامِ پاک شروع کر دی۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حافظ قرآن تھے اور ایک خوش الحان قاری بھی تھے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عالم محویت اور کیفیت جذب میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاوت سنتے رہے۔ اس دوران حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلامِ پاک کی تلاوت کرتے کرتے رُک گئے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ تم رُک کیوں گئے تلاوت جاری رکھو۔

Marfat.com

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! میں کھڑے کھڑے تھک چکا ہوں اور اب مزید کھڑا ہونے کی سکت باقی نہیں رہی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم بیٹھ کر تلاوت جاری رکھو۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عرض گزار ہوئے کہ حضور! یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہوں اور میں بیٹھ جاؤں۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیٹھا نہ گیا۔ چونکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بارہ برس سے مسلسل کھڑے تھے اس لئے ہاتھ پیر مکمل طور پر شل ہو چکے تھے۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہ اجازت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سہارا دے کر گولر کے درخت کے ساتھ بٹھا دیا اور تلاوتِ کلامِ پاک شروع کر دی۔

کچھ دیر مزید تلاوتِ کلامِ پاک جاری رکھنے کے بعد حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پھر خاموش ہو گئے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! میں کئی روز سے فاقہ سے ہوں اب جسم کمزور ہو گیا ہے اس لئے مزید تلاوت جاری رکھنا مشکل ہے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اس گولر کے درخت کی گولریاں توڑ کر انہیں اُبال کر کھا لو۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان سنا تو عرض کی کہ حضور! یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بارہ برس سے فاقہ سے ہوں اور میں کچھ کھا لوں۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اچھا پھر جیسے تمہاری مرضی ہو۔ چنانچہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گولر کے درخت سے گولریاں توڑیں اور اُنہیں اُبال کر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی احمد

Marfat.com

صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ گولریاں کھالیں۔

سعادتِ بیعت:

بعدازاں جب مغرب کا وقت ہوا تو حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مغرب کی نماز کے لئے وضو کروایا۔ پھر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت میں نمازِ مغرب ادا کی۔ نمازِ مغرب سے فراغت کے بعد حضرت شمس الدین ترک پانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیعت کی درخواست کی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر دست شفقت رکھا اور فرمایا!

"اللہ کا شمس آسمان پر ہے اور میرا شمس زمین پر ہے۔ آج سے تو میرا روحانی فرزند ہے۔"

جس وقت حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت کی سعادت حاصل ہوئی اُس روز ۲ صفر المظفر ۶۵۹ھ بروز پنجشنبہ تھی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت کر کے توبہ وارشاد سے مشرف فرمایا اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں داخل فرمایا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ بعد نمازِ عشاء تم میرے نزدیک نہ آنا اور مجھ سے دور رہنا۔ بوقت تہجد تم میرے نزدیک آسکتے ہو۔

عشاء کی نماز کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہوگئی اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب ہدایت کچھ دور چلے گئے اور رات بسر کی۔

اب یہ روزانہ کا معمول بن گیا اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عشاء کی نماز کے بعد پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دور چلے

Marfat.com

جاتے اور بوقت تہجد دوبارہ خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ بوقت تہجد جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اُن کے کان میں بمطابق حکم تین مرتبہ الصلوٰۃ پکارتے تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عالم استغراق سے دوبارہ عالم ہوش میں آجاتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر و مرشد کو وضو کرواتے اور تہجد کی نماز اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گولر کی ٹہنی پکڑ کر دوبارہ کھڑے ہو جاتے اور استغراقی کیفیت میں گم ہو جاتے۔

اس تمام عرصے کے دوران حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف کے گرد و نواح میں واقع جنگل میں چلے جاتے اور گھانس پھونس کو اکٹھا کرنا شروع کر دیتے۔ کچھ عرصہ ہی میں اُنہوں نے ایک جھونپڑی پیر و مرشد اور دوسری قدرے فاصلے پر اپنے لئے تیار کر لی۔ پھر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا قیام اُس جھونپڑی میں کر لیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دن میں روزہ رکھتے اور بوقت مغرب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گولریاں اُبال کر لے آتے جس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روزہ افطار کرتے تھے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر اوقات بوقت افطار استغراقی کیفیت میں گم ہوتے۔ اس دوران جب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گولریاں لے کر آتے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے!

''اللہ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔''

پھر جب ہوش میں آتے تو خود ہی فرماتے!

''لا وَلا وَ اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ ہے۔''

اس دوران حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کوئی بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نہ رہا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو فرماتے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس حکم کی تعمیل کرتے۔

Marfat.com

کئی مرتبہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ سے نکل جاتا کہ شمس الدین! تو اندھا ہو گیا تو حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اندھے ہو جاتے اور کبھی فرماتے کہ شمس الدین! تو لنگڑا ہو گیا تو حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لنگڑے ہو جاتے۔ پھر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود ہی فرماتے!

''باری تعالیٰ! میرے شمس کو اچھا کر دے یہ ایک ہی تو میرے لئے ہے۔''

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا قبول ہوتی اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٹھیک ہو جاتے۔ یہ صورتحال شب و روز کئی مرتبہ پیش آتی تھی۔

سلوک کی تعلیم:

حقیقت گلزارِ صابری میں مذکور ہے کہ جس روز حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا مرید بنایا تو اُن کو عمامہ عطا کیا۔ تیسرے روز حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر فرمایا!

''شمس الدین! تم میرے مرشد پاک حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جاؤ اور اُن کے پاس رہ کر ظاہری تعلیم سے فیضیاب ہو۔ تم اُن کی خدمت بخوبی انجام دینا اور اُن سے تمام تبرکات' اسنادِ خلافت اور دیگر مکتوبات بھی حاصل کرنا۔ جس وقت میرے پیر و مرشد کا وصال ہو جائے تو تم میرے پاس واپس آ جانا۔ اس دوران تم نے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ میرے پیر و مرشد کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔ علیم اللہ ابدال روز تمہارے پاس آئے گا اور تم کو یہاں کے حالات سے باخبر رکھے گا۔''

Marfat.com

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ فرمانے کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ استغراقی کیفیت میں گم ہو گئے۔

اجودھن روانگی:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بحکم پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اجودھن روانہ ہو گئے۔

اس دوران ایک منزل پر پہنچ کر قیام کیا تو علیم اللہ ابدال نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیغام پہنچایا کہ اسم اعظم چشتیہ کی تلاوت کرتے ہوئے جاؤ تم تین روز میں اجودھن پیرومرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچ جاؤ گے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسم اعظم چشتیہ کی تلاوت شروع کی اور ٹھیک تین دن بعد بوقت نمازِ مغرب اجودھن حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ میں نے تمہیں اپنے فرزند کی جانب روانہ کیا تھا تم واپس میرے پاس کیوں آ گئے؟

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام احوال سے آگاہ کرنے کے بعد عرض کی کہ میں بحکم پیرومرشد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اب ہماری خدمت میں رہو اور دن کے وقت جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرو اور اُن کو فروخت کر کے لنگر خانے کے لئے خورد و نوش کا بندوبست کیا کرو۔ ہمارے یہاں موجود لوگ دن کو ریاضت کرتے ہیں اور رات کو عبادت کرتے ہیں۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چار سال تک حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت کی۔ اس دوران علیم اللہ ابدال نے

Marfat.com

روزانہ کلیر شریف سے آتے اور پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیغامات اور احوال سے آگاہ فرماتے۔ یوں حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت ہوتی رہی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرتبہ روح سے کیفیت باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلیر سے واپسی کے بعد پھر استغراقی کیفیت میں گم ہو گئے اور اُن کا زیادہ وقت اس کیفیت میں ہی گزرتا رہا۔

Marfat.com

وصالِ پاک

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

پانچ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا اور اپنے مکتوب جو ''سر العبودیت'' کے نام سے مشہور ہوئے' دیگر تبرکات وملبوسات' خرقہ خاص جو کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے مرشد پاک سے عنایت ہوا تھا اور اسنادِ خلافت عطا کیں۔اس کے علاوہ وہ مکتوبات بھی جو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلیر شریف پہنچ کر لکھے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن مکتوبات کے جواب ارسال کئے وہ سب عنایت فرمائے۔اس کے علاوہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مکتوب بنام حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی دیا جس میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام پیغام کچھ روحانی اشارات میں موجود تھا۔

اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اب میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری حقیقی منزل نزدیک ہے۔یہ فرمانے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر میں درد ہوئی۔مغرب کا وقت ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازِ مغرب ادا کی۔اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی۔

جب قدرے ہوش آیا تو دریافت کیا کہ میں نے نمازِ مغرب ادا کر لی ہے یا نہیں؟ پھر لوگوں کے جواب سے پہلے ہی نمازِ مغرب کے لئے کھڑے ہو گئے۔نمازِ مغرب سے

Marfat.com

فارغ ہوئے تو پھر استغراقی کیفیت طاری ہوگئی۔ دوبارہ ہوش آیا تو پھر دریافت کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو پھر استغراقی کیفیت طاری ہوگئی اور اسی حالت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلیر شریف روانگی:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بارہ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو کلیر شریف روانہ ہوئے اور تلاوت اسم اعظم چشتیہ کی بدولت تین روز میں کلیر شریف پہنچ گئے۔ کلیر شریف پہنچنے پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، علیم اللہ ابدال کے ہمراہ مرشد پاک حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ استغراقی کیفیت میں گم تھے اور اس کیفیت میں تین دن گزر گئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کیفیت ختم نہ ہوئی۔

Marfat.com

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف میں

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد سے قبل ہی استغراقی کیفیت میں گم تھے اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تین دن سے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھے۔ ۱۵ محرم الحرام ۶۶۴ھ کو سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف تشریف لائے اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور علیم اللہ ابدال سے ملاقات کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو حکم دیا کہ حد کلیر سے باہر شیخ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ عثمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بمع افضل ابدال کے کچھ سامان لئے کھڑے ہیں تم اُن کو اپنے ہمراہ لے آؤ۔

علیم اللہ ابدال نے حکم کی تعمیل کی اور تینوں حضرات کو گولر کے درخت کے پاس پہنچا دیا۔ بوقت نمازِ ظہر کیفیت جذب و سکر میں علیم اللہ ابدال نے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر حضرات کی آمد کی اطلاع کی تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کیفیت ہوش میں آ گئے اور حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب دیکھ کر پوچھا!

''بھائی نظام الدین! مزاج تو اچھا ہے؟''

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعائیں شامل حال ہیں۔

پھر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیگر بزرگان کا حال

Marfat.com

دریافت کیا اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے ہوئے فرمایا!

''شمس الدین! تم آ گئے؟''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! غلام حاضر ہو گیا ہے۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ولایت عطا فرمانا:

پھر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

''شمس الدین! میرے سامنے آؤ۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مؤدب سامنے آن کھڑے ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''جو تبرکات تمہیں پیر و مرشد نے عطا فرمائے ہیں اُن میں سے سبز عمامہ باہر نکالو۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ عمامہ شریف باہر نکال کر مرشد پاک کو پیش کر دیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے وہ عمامہ پکڑ لیا اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں دے دیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مخصوص الفاظ بیعت و امامت ارشاد فرمائے جس سے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت باطن کمال کو پہنچی۔ بعد ازاں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ عمامہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تھما دیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ عمامہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر رکھ دیا۔ اس دوران حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری رہی۔ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی استغراقی کیفیت ختم ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہاتھ سے گولر کی جس شاخ کو تھام رکھا تھا وہ چھوٹ گئی اور اُس میں سے کاغذ کا ایک ٹکڑا برآمد ہوا جس پر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند خلافت تحریر تھی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ سند خلافت عنایت فرمائی اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سند کو بوسہ دیا اور اپنے آنکھوں سے لگالیا۔ اس دوران اُن کی آنکھوں سے آنسو متواتر جاری تھے۔

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایماء پر سند خلافت پر اپنی شہادت کی تصدیق کی اور تمام حاضرین نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مبارک باد دی۔ اس دوران فاتحہ خوانی ہوئی اور وہ نیاز جو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لے کر آئے تھے تمام حاضرین میں تقسیم کی گئی۔

بعدازاں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت لی اور دہلی واپس جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقت رخصت فرمایا!

"بھائی نظام الدین! پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محبوبِ الٰہی بنایا ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محبوبِ الٰہی ہیں۔"

Marfat.com

بیانِ صابری

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رخصتی کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر پھر استغراقی کیفیت طاری ہوگئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب عالم ہوش میں آئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب کر کے فرمایا کہ جو مکتوبات اور تبرکات پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمہیں دیئے تھے اُن کو سنبھال کر رکھو۔ میرے کچھ مکتوبات اور چیزیں علیم اللہ ابدال کے پاس محفوظ ہیں وہ اُس سے لے کر اپنی تحویل میں لے لو اور ان تمام چیزوں کو احتیاط سے اپنے پاس رکھنا۔

اس کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ باطنی اوراد و وظائف تلقین کئے اور اس کے ساتھ نصیحتیں بھی فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ شمس الدین! تم ایک کتاب تحریر کرنا شروع کرو جس میں جو کچھ میری زبان سے نکلے اُس کو درج کرتے جاؤ اور اس کتاب کا نام "بیانِ صابری" رکھنا اور جو حالات تم سے متعلق ہوں اُن کو علیحدہ تحریر کرو۔

چنانچہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بموجب حکم پیر و مرشد تعمیل شروع کر دی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ وہ علیم اللہ ابدال سے کہیں کہ جمال الدین ابدال کو احاطہ کلیر شریف پر نظر رکھنے کا کہیں اور اس میں کوئی انسان داخل نہ ہونے پائے صرف چرند اور پرند کو اجازت ہے۔ نیز علیم اللہ ابدال سے کہو کہ امانت شاہ! بادشاہ جنات کو ہماری طرف سے جا کر حکم دے کہ اپنی فوج کو اپنے وزیر اعظم کی سرکردگی میں دہلی کے نواح

Marfat.com

میں تعینات کریں اور وزیراعظم روزانہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکراُن کی رضا جوئی کا متلاشی رہے اوراُن کے فرمان کے مطابق عمل کرے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ تم جمال الدین ابدال کے ذمے یہ کام لگادو کہ وہ روزانہ مٹی کے گھڑے اور لوٹا لے کر دریائے گنگا سے پانی لاکر یہاں پہنچایا کرے اور تم اُس پانی سے غسل کرو اور وضو کرنے کے بعد اُن برتنوں کو توڑ دو۔ جب تک تمہاری تربیت مکمل نہیں ہو جاتی تم اس عمل کو جاری رکھو گے۔ نیز علیم اللہ ابدال کو ہدایت کرو کہ جس وقت مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آئے وہ کاغذ، قلم اور روشنائی کو مہیا کرے۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمایا کہ جمال الدین ابدال کو اطلاع کرو کہ اشرف جمال ابدال اور حسام کمال ابدال ملک طوس سے عبدالرشید سردارِ اکبر روح جذبیہ کے فرستادہ خرقہ ارمنی سگ ایک عدد، غیر مقطوعہ بطور کفنی، کیلر کی چھال اور گیرو میں رنگا ہوا ایک عدد کلاہ ہر دسویں دن یہاں لائے کریں۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ پوشاک حسب ارشاد آیا کرتی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے استعمال فرماتے۔ بعدازاں مجھے عنایت کر دیتے اور میں ان کو حضرت سیدّ امام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک میں محفوظ کر لیتا تھا۔

Marfat.com

باطنی تربیت

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کچھ عرصہ کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا اور جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر نگاہ ڈالی۔ زمین کا یہ قطعہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قہر و جلال سے محفوظ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہ پڑی تو ایک نور ظاہر ہوا جو کہ آسمان تک بلند ہوگیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"شمس الدین! تم عالم ناسوت کی طرح ایک قبر تیار کرو اور اس قبر میں چھ سال کے لئے مقید ہو جاؤ۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! قبر تیار کرنے کے لئے کوئی شے موجود نہیں تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے گولر کے درخت کے سایہ میں اپنی انگلی مبارک سے ایک نشان لگایا تو زمین شق ہوگئی اور ایک غار ظاہر ہوگیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ وہ اس غار میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس غار میں داخل ہو گئے۔ علیم اللہ ابدال نے ایک نان اُس غار میں پہنچا دیا اور کہا کہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانے کی خواہش ہو اس میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے

Marfat.com

تناول فرما لیجئے گا انشاء اللہ تعالیٰ بھوک ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد علیم اللہ ابدال نے اُس غار کا منہ ایک پتھر سے بند کر دیا اور حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار میں مصروفِ عبادت ہو گئے۔

چھ برس کا عرصہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار میں گزارا اور سخت ترین ریاضت و مجاہدے کئے۔ چھ برس بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال کو بلایا اور حکم دیا کہ ہمارے شمس کو اس غار سے باہر نکالو۔ علیم اللہ ابدال اُس غار پر پہنچے اور پتھر ہٹا کر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لے کر آواز دی۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے کہ شاید صدا آ رہی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب میں نعرہ بلند کیا۔ جب دوسری مرتبہ صدا آئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجدہ میں گر گئے۔ تیسری مرتبہ جب علیم اللہ ابدال نے پکارا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے کہ اب کن کا حکم ہے۔ جب چوتھی مرتبہ آواز دی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھے کہ عالم وجوب ہے۔ پانچویں مرتبہ جب علیم اللہ ابدال نے صدا لگائی تو سمجھے کہ عالم ارواح ہے۔ چھٹی مرتبہ جب علیم اللہ ابدال نے پکارا تو سمجھے کہ عالم وجود میں موجود ہیں۔ ساتویں مرتبہ جب علیم اللہ ابدال نے آواز دی تو تب جا کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو محسوس ہوا کہ شاید کوئی پکار رہا ہے۔ جب آٹھویں مرتبہ علیم اللہ ابدال نے نام لے کر صدا لگائی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا کہ کوئی شمس الدین نامی شخص کو بلا رہا ہے۔ جب نویں مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو آواز سنائی دی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں کھول کر دریافت کیا کہ کون ہے اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے؟ علیم اللہ ابدال یہ جواب سن کر حیران رہ گئے اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا گوش گزار کر دیا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم دوبارہ جاؤ اور جا کر

Marfat.com

کہو کہ میں صابر کے شمس الدین کو پکارتا ہوں۔

علیم اللہ ابدال نے بحکم حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ غار کے منہ پر جا کر پکارا تو اندر سے پھر آواز آئی کہ کون اور کس شمس الدین کو پکارتا ہے؟ علیم اللہ ابدال نے عرض کی کہ میں صابر کے شمس کو پکارتا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار سے باہر تشریف لے آئے اور پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چھ برس کے عرصہ میں حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف نصف نان تناول فرمایا تھا جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غار سے باہر آنے کے بعد علیم اللہ ابدال کے سپرد کر دیا۔

جس وقت حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے پیر و مرشد کو اُس گولر کے درخت کے نیچے ہی موجود پایا جہاں پر وہ گولر کے درخت کی شاخ تھامے کھڑے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی اور آداب بجالائے۔

Marfat.com

احکامات ووصیت

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر فرمایا!

''شمس الدین! بیٹھ جاؤ اور میری باتوں کو غور سے سنو اور ان پر عمل پیرا رہنا۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باآدب ہو کر بیٹھ گئے۔
حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''تم شہر آسیر چلے جاؤ۔ وہاں پر علاؤ الدین غوری قلعہ آسیر فتح کرنے کے لئے موجود ہے اور اُس سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا۔ وہ قلعہ تمہاری انگلی اٹھانے سے فتح ہوگا اور قلعہ کا برج زمین بوس ہو جائے گا۔ یہ یاد رکھنا کہ جس دن قلعہ فتح ہوگا وہ دن ہمارا اس دارِ فانی سے کوچ کرنے کا دن ہوگا۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر پریشان ہو گئے اور عرض گزار ہوئے! حضور! اس غلام کو کس طرح علم ہوگا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''اُس روز چہار شنبہ ہوگا اور پنجشنبہ کی رات کو تند و تیز ہوائیں چلیں گی

Marfat.com

جس سے تمام لشکر کے چراغ گل ہو جائیں گے اور آگ کہیں نہیں رہے گی فقط تمہارے۔ تمہارا چراغ روشن رہے گا اور ایسے وقت میں بادشاہ تمہارے پاس آئے گا۔ یہ علامت وہ علامت ہے جب میرا وصال ہو جائے گا۔ بروزِ پنجشنبہ قلعہ فتح ہو جائے گا۔ علیم اللہ ابدال کو تیری خدمت کے لئے مقرر کر دیا جائے گا۔ علیم اللہ ابدال میرے جد امجد حضور سیّدنا غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے سے ہمارے پاس چلا آ رہا ہے اور وہ تیرے پاس رہے گا اور تمام عالم کی خبر رسانی تجھ تک کرے گا۔ تجھ سے ایک قلندر ہوگا اور اس قلندر سے ایک مخدوم ہوگا۔ علیم اللہ ابدال کی وفات مخدوم ہفتم کے زمانہ میں ہو گی اور اُس کی وفات کے بعد کوئی ابدال کسی کی خدمت میں نہ ہوگا سوائے مجدد زمانہ کے۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک کو غسل کون دے گا؟ اس پر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''شمس الدین! تم مجھے غسل دو گے؟''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ حضور! غسل کے لئے پانی کہاں سے آئے گا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''آبِ کوثر میرے جسم کے قریب آ جائے گا تم اُس سے غسل کر دینا۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضور! کیا میں جسم اطہر کو ہاتھ لگا سکتا ہوں اور پانی جسم اطہر پر کس طرح ڈالوں؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

Marfat.com

"تم میرے جسم کو ہاتھ ہرگز مت لگانا۔ تم جس چیز کا خیال رو گے وہ چیز ویسے ہی ہو جائے گی۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور کفن کیسا ہو اور خوشبو کون سی لگاؤں؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"شمس الدین! کفن تمہیں جس قسم کا بھی میسر آ جائے اُسے لے لینا۔ عمامہ میرے پیر و مرشد کا سر پر باندھنا اور خرقہ جو میرے پیر و مرشد نے مجھے بوقت خلافت عنایت فرمایا تھا میرے سر پر رکھ دینا۔ وہ خرقہ مجھے رجال الغیب پہنائیں گے اور کسی قسم کی خوشبو کی حاجت نہیں ہے۔ ملائکہ آسمان سے خوشبو کافور اور الائچی کی جنت سے لے کر آئیں گے جس سے تمام عالم ناسوت اور عالم ملکوت مہک اٹھے گا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جسم مبارک کو ہاتھ لگانے سے منع فرمایا ہے لہٰذا میں کفن کیونکر پہنا سکوں گا اور جو خرقہ حضور کے جسم اطہر پر ہو گا اُس کو کیونکر اُتار پاؤں گا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"شمس الدین! تم کفن تیار کرنے کا بعد قلب میں کفن پہنانے کا ارادہ کرنا۔ تمہارے تصور سے کفن خود بخود پہنایا جائے گا اور خرقہ علیحدہ ہو جائے گا۔ اس دوران تم اپنی آنکھیں بند رکھنا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضور! نمازِ جنازہ کون پڑھائے گا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"یہ امر وقت پر ہو گا اور نمازِ جنازہ از روئے باطن سے ہو گی اور تجھے اس کا علم وقت پر ہو جائے گا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جائے مدفن کدھر ہوگی اور قبر کون کھودے گا؟ قبر کی تعمیر پختہ ہوگی یا خام ہوگی اور قبر میں کون اُتارے گا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"میرا مدفن میرے جسم کے برابر ہوگا۔ میری قبر رجال الغیب کھودیں گے اور قبر میں مجھے مجدد زمانہ اُتارے گا اور وہی میری قبر تعمیر کرے گا۔ جو مٹی میرے جسم کے نیچے ہوگی اور وہ خرقہ بطورِ تبرک کے مجدد اپنے پاس رکھے گا اور جو کوئی اس سے مرفوع الاجازت ہوگا اُس کو دے گا اور یہ سلسلہ روزِ قیامت تک جاری رہے گا۔"

اس کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"تم شاہِ ہفت اقلیم ہو۔ تمہارے بغیر کوئی ولی نہ ہوگا۔ تمہارا خط جس کی پیشانی پر ہو جائے گا پھر اُس پر میری مہر اور حضور سیّدنا غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم گردن پر عالم مثال اور عالم معاملہ میں ہوگا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دفن کروں اور اس دنیا میں جسم کے ساتھ زندہ رہ سکوں۔ مجھ سے صبر نہیں ہوگا کہ میں اس دفن میں شریک نہ ہو سکا اور حضرت! وہ کون سا مجدد ہوگا اور کیا وہ زمانہ میرا ہوگا اور میرا موجود نہ ہونا کس سبب سے نہ ہوگا؟ یہ کہہ کر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا دست شفقت سر پر رکھ فرمایا!

"شمس الدین! ولایت حمان صفات اس مجدد کا زمانہ ۹۰۷ھ ہے اور وہ مجدد طریقہ صابریہ حنفیہ ہوگا یعنی مجدد کل سلاسل کا اور وہ اولادِ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوگا۔ شمس الدین! اگر ہم چاہیں تو تجھ

Marfat.com

کو بھی حضرت ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مانند زندہ رکھ سکتے ہیں اور تو آئندہ بھی زندہ رہے گا۔ ابوالقاسم گورگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میرے اخبار نویس ہیں اور سب کا اور شاہِ ولایت کا مرتبہ بڑھ کر رہے گا اور مجدد کم رہے گا۔ اگر تجھ کو مجدد ہونا منظور ہے تو بتاؤ؟''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! مجھ کو صبر آ گیا مگر گذارش ہے کہ جسم مبارک اس جگہ تنہا بغیر قبر کے کیونکر قائم رہے گا؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''شمس الدین! یہ فقیر نصاب حرز مرتضوی قیومی رومی کا ہے جس کے باعث جسم زمین پر دفینہ درمیانِ دو سنگ سرخ کے قائم رہے گا اور وہ دو سنگ سرخ سرہانے مزارِ میاں امام الدین صاحب کے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رکھوا دیئے تھے اور شمس الدین! تو بھی جا کر ان سنگ سرخ کو دیکھ لے اور سن ان کو ہاتھ مت لگانا کیونکہ ان کی نگرانی کے لئے جن تعینات ہیں اور سوائے علیم اللہ ابدال کے کسی کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے۔ بعد از وصال یہ دونوں سنگ سرخ علیم اللہ ابدال میرے جسم کے اوپر مثل قبر کے رکھ دے گا یعنی ایک سنگ دست راست اور دوسرا سنگ دست چپ کہ کھڑا کر دے گا اور ہر طرف مٹی لگا دے گا۔ میرے بائیں جانب سوراخ کھلا رہے گا۔ اس میں سے خوشبو چھڑکی جائے گی اور میرے سلسلہ کا مجدد جو کہ اولادِ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوگا آ کر میری نمازِ جنازہ دو مرتبہ پڑھے گا جو کہ ظاہر و باطن سے ہوگی اور میرے جسم کو دوبارہ دفنائے گا اور میرے

Marfat.com

جسم کے ساتھ ہی میرے شیخ کی سنت ادا ہو جائے گی اور اس مجدد کی اولاد میرے ظاہر و باطن کی وارث ہو گی اور اہل باطن سے میرا سلسلہ جاری ہو گا اور ظاہر والوں سے کچھ بھی نہ ہو گا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضور! اس دوران کلیر شریف کا کیا حال ہو گا اور کیا کوئی شخص حضور کے جسم اطہر کے پاس آ سکے گا یا کہ نہیں؟ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"جب تو نمازِ جنازہ پڑھ کر جائے گا تو کوئی بھی اس فقیر کے نزدیک نہیں آئے گا لیکن مخدوم ہفتم درجے کا تیرے قلندر سے ہو گا وہ میرے پاس آئے گا توشہ مجدد سے مجھ سے لے جائے گا اور ایک سبز شاخ میرے بالائے ناگ بحکم میرے رکھ جائے گا۔ وہ شاخ مجدد کو دے دی جائے گی اور وہ تا قیامت سرسبز رہے گی۔ وہ مجدد اس شاخ کو دفن کرے گا اوپر شبت ہفتم کے اور ہمارے مکتوبِ نطاب کو جو تجھ سے قلندر ہو گا اس کو دنیا وہ مخدوم ہفتم کا درجہ دے گا اور وہ تا مجدد چلا جائے گا اور ہمارا حال مجدد سے ملے گا اور ہر زمانہ میں مجدد میرے خاندان میں سے ہو گا۔ تمام حال جنابِ سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس مجدد تک دریافت کرتے ہیں اور شمس الدین! مجدد کی تعریف یہ ہے کہ مجدد کو حال، ماضی اور مستقبل کا باطن سے سند بسند معلوم ہوتا ہے اور اس کے پاس اسنادِ صحیح ہر طرح کی موجود ہوتی ہیں اور جو کوئی اس مجدد کے زمانے میں اُس مجدد سے تعلیم دریافت نہیں کرے گا وہ میرے خاندان میں داخل نہ ہو گا بلکہ کسی بھی خاندان میں سے نہ ہو گا۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد سے فنا اور

Marfat.com

بقاء کی حقیقت دریافت کی تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"شمس الدین! وقت آنے پر یہ حقیقت بھی تم پر واضح ہو جائے گی۔"

اس وصیت کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دیگر تلقین اور کیفیت ظاہر و باطن ارشاد فرمائیں اور مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

"شمس الدین! تم اپنا نام مع درود اس ترتیب سے پڑھا کر تیرے ارادہ کے افعال کا ظہور ہو جائے گا اور تیرے خاندان میں اس ختم کی برکت سے حاجت روائی خاص و عام ہوا کرے گی۔"

اس کے بعد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب معمول گولر کے درخت کے نیچے تشریف لے گئے اور پہلے کی طرح گولر کی شاخ ہاتھ میں پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہو گئی۔

Marfat.com

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روانگی آسیر

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عرصہ دراز سے پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تیرہ صفر المظفر ۶۸۹ھ کو بعد نمازِ فجر کلیر شریف سے آسیر کی جانب روانہ ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام تبرکات، ملفوظات اور مکتوبات واسنادِ خلافت بحکم پیرومرشد ساتھ لے گئے۔ پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ استغراقی کیفیت میں مشغول تھے۔ علیم اللہ ابدال پس پشت باآدب کھڑے تھے۔ جب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حد بارہ کوس سے باہر آئے تو جمال الدین ابدال قدم بوس ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہماری سفارش معرفت کیفیت باطن کے حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیش کردیں۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے باطن سے تمہارے بارے میں خبر ہوئی ہے کہ تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت پر کامیاب ہوگا اور زمانہ مجدد تک تو یہاں ہی رہے گا۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جمال الدین ابدال کو داخل بیعت سلسلہ فرمایا۔

بعدازں حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شہر آسیر روانہ ہوئے اور فیضانِ وردِ اسم اعظم چشتیہ چھ روز میں آسیر شہر میں داخل ہوئے اور بعد نمازِ عصر لشکر علاؤ

Marfat.com

الدین غوری میں شامل ہوئے۔ لشکر میں داخل ہونے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سپاہی شیخ سلیمان بن عبدالصمد بن اسماعیل بن قادر بخش بن داؤد خراسانی کے پاس قیام کیا اور اُسے بیعت وتوبہ کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور اُسے تاکید کی میرے حال سے کسی کو بھی آگاہ نہ کرے۔

اس کے بعد حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک چادر رنگ صابری یعنی چھال ببول اور گل زرمنی میں رنگ کر بمنزلہ بے چوبہ کھڑی کردی تاکہ تمام انسانوں کی نظروں سے محفوظ رہ سکیں۔ رات کے وقت اقطاب وغیاث، اقباء ونقباء، ابدال و رجال الغیب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اس طرح یہ سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔

Marfat.com

وقوعِ امرِ ربی

۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ بروزِ شنبہ نصف شب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاضرین محفل سے فرمایا کہ آج تم تشریف لے جاؤ میری طبیعت کچھ ناساز ہے۔

حاضرین محفل اجازت لے کر رخصت ہو گئے۔ جب قدرے تنہائی ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ سلیمان سے فرمایا کہ چراغ میرے پاس کر دو تاکہ میں تلاوتِ کلامِ پاک کر سکوں۔ شیخ سلیمان نے چراغ نزدیک کر دیا اور اُس کی روشنی تیز کر دی۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سوائے صورت مرشد پاک حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کچھ دکھائی نہ دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کیفیت میں بھی تلاوتِ کلامِ پاک جاری رکھی۔ اچانک تیز و تند ہوا چلنا شروع ہو گئی اور بڑھتے بڑھتے اتنی تیز ہو گئی کہ تمام لشکر کے چراغ گل ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس طوفان کی شدت میں بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رکھی۔

رات کے آخری پہر جب علاؤ الدین غوری کو پتہ چلا کہ طوفان کی شدت کی وجہ سے تمام لشکر کے چراغ گل ہو چکے ہیں لیکن ایک خیمے میں چراغ کی روشنی موجود ہے۔ سلطان علاؤ الدین غوری سمجھ گیا کہ اُس خیمے میں ضرور کوئی بزرگ موجود ہیں جس کی وجہ سے چراغ کی روشنی گل نہیں ہوئی۔ وہ اپنے مصاحب کے ہمراہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت تلاوت کلامِ پاک میں مصروف

Marfat.com

تھے۔ سلطان علاؤ الدین غوری نے عرض کی!

''حضور شاہِ ولایت ہفتم اقلیم کے ہیں۔ مجھ لاچار کی مدد فرمائیں تاکہ میری فوج کفار پر فتح حاصل کر سکے۔''

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ تو مجھے کس دلیل سے شاہِ ولایت کہتا ہے؟ سلطان علاؤ الدین غوری نے عرض کی کہ حضور تمام لشکر کے چراغ اس طوفان میں گل ہو گئے اور آگ سرد ہو گئی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیمے کا چراغ روشن ہے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ اُس شخص کی دلیل ہو گی جس کی انگلی کی برکت سے مجھے فتح حاصل ہو گی۔

سلطان علاؤ الدین غوری کی بات سن کر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمجھ گئے کہ مرشد پاک نے جس امرِ ربی کا بتایا تھا وہ وقوع پذیر ہونے والی ہے اور مرشد پاک اس جہانِ فانی سے کوچ فرمانے والے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان علاؤ الدین غوری سے فرمایا کہ اس بارے میں صبح کو بات کریں گے۔

صبح ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خیمہ کے آگے دست بستہ کھڑے ہوئے اور انگشتِ شہادت قلعہ کے جانب کر کے اشارہ فرمایا۔ قلعہ کے برج اُسی وقت زمین بوس ہو گئے اور سلطان علاؤ الدین غوری کا لشکر قلعہ میں داخل ہو گیا اور ہر جانب فتح کے شادیانے بجنے لگے۔ قلعہ آسیر فتح ہو چکا تھا۔

Marfat.com

کلیر شریف واپسی

علاؤ الدین غوری کا لشکر قلعہ آسیر میں داخل ہوا اور لوٹ مار شروع کر دی۔ اس دوران حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد آئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔ بحکم پیر و مرشد اُن کا وصال ہو چکا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا کلام پاک مبلغ گیارہ روپیہ کے عوض ہدیہ کیا اور اس میں سے کفن اور دیگر سامان خریدا اور کسی کو اطلاع کئے بغیر جانب کلیر روانہ ہو گئے۔ دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وردِ اسم اعظم چشتیہ کرتے رہے جس کی بدولت سفر کچھ ہی دیر میں طے ہو گیا۔ جب کلیر شریف پہنچے تو راستے میں علیم اللہ ابدال سے ملاقات ہوئی جو کہ نہایت پریشان سامنے سے چلے آ رہے تھے۔

وصال مرشد پاک:

علیم اللہ ابدال نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کی خبر دی۔ نیز فرمایا کہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ تم اب میرے روحانی فرزند شمس الدین ترک (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خدمت کے لئے مقرر ہو اور اب تم اُن کی خدمت میں رہنا۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ میرے کلیر شریف سے رخصتی کے بعد کوئی بعد ظہور پذیر تو نہیں ہوئی؟ علیم اللہ ابدال نے نفی میں سر

Marfat.com

ہلا دیا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ٹھوکر لگی جس کی شدت سے آنکھیں بند ہو گئیں۔ جب آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو کلیر شریف میں موجود پایا۔ اس دوران علیم اللہ ابدال کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ابھی اسی سوچ میں تھے کہ جمال الدین ابدال تشریف لائے اور آداب بجا لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً ہی گولر کے درخت کے نزدیک تشریف لے گئے۔ وہاں پر حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسم اطہر موجود تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فاتحہ خوانی کے لئے کھانا تیار کیا اور کفن کا سامان باہر رکھ دیا۔

اس کے بعد حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جسم اطہر کے نزدیک گئے۔ اچانک ایک برقِ جلالی آئی بصورتِ شمشیر آئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر حملہ آور ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی آستین بڑھا کر لٹکا دیں اور وہ لٹکی ہوئی آستین کٹ کر غائب ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہر ایک کی آستین چھوٹی ہوتی ہے۔ جب شمشیر جلالی اپنا کام دکھا کر غائب ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ ایک شیر جسم اطہر کی حفاظت کر رہا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بموجب حکم مرشد آنکھیں بند کر لیں اور قریب چشمہ سے پانی لیا اور غسل کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد حسب الارشاد کفن اور دستار بند کا ارادہ کیا اور اس سارے عمل میں بحکم مرشد جسم اطہر کو ہاتھ نہ لگایا۔ جب سب کام مکمل ہو گئے تو آنکھیں کھول کر دیکھا تو جنازہ تیار تھا۔

نمازِ جنازہ:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب نمازِ جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ اقطابِ ہند کی نمازِ جنازہ ہے اور ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے والا میں اکیلا شخص ہوں۔ ابھی اسی سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک جانب سے گھڑ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ جب وہ گھڑ سوار نزدیک آیا تو اُس نے چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا اور اُس نے ارمنی رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اُس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے

Marfat.com

فرمایا کہ ذرا ٹھہر جا اور جلدی مت کر۔ اس کے بعد اُس گھڑ سوار نے کہا کہ نمازِ جنازہ کی امامت مجھے کرنے دو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس خیال سے کہ ایک سے دو تو اجازت دے دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس گھڑ سوار کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی۔

جب نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے وقت دائیں جانب نگاہ دوڑائی تو حد نگاہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کو ملاحظہ فرمایا۔ جب بائیں جانب سلام پھیرتے وقت نگاہ دوڑائی تو اس جانب بھی حد نگاہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام کو ملاحظہ فرمایا۔ جب سلام پھیرنے کے بعد پیچھے دیکھا تو پیچھے بھی حد نگاہ شہدا' فرشتے نمازِ جنازہ میں شریک نظر آئے۔ بعد از فراغت نمازِ جنازہ سب نے فاتحہ خوانی کی اور ایک ایک انگلی سے تبرک نوش فرمایا۔

تجہیز و تکفین:

بعد از نمازِ جنازہ علیم اللہ ابدال جنات کے ہمراہ مزار سیّد امام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دونوں سنگ سرخ لے آئے اور بموجب فرمان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دائیں اور بائیں رکھ کر مٹی میں ملا دیئے اور سرہانے کی جانب سے مٹی لگا کر قبر کو بند کر دیا گیا۔

تاریخ وصال میں اختلاف:

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تاریخ وصال کے بارے میں کتب سیر میں مختلف روایات موجود ہیں۔ بروایت تذکرۃ الاولیاء ہند آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال ۱۳ ربیع الاول ۶۶۹ھ ہے۔ جبکہ اقتباس الانور میں تاریخ وصال ۶۶۴ھ ہے۔ سیر الاقطاب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال ۶۵۹ھ بیان کی گئی ہے۔ معارج الولایت میں ۱۳ ربیع الاول ۶۶۹ھ درج ہے اور حدیقۃ الاولیاء میں تاریخ وصال ۶۶۹ھ منقول ہے۔ مسالک السالکین فی تذکرہ الواصلین میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

Marfat.com

تاریخ وصال ۱۳ اربیع الاول ۶۶۹ھ بیان کی گئی ہے۔

باوجود اختلافات ان اختلافات کے زیادہ تر مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال ۱۳ اربیع الاول ۶۶۹ھ بمطابق ۲۲ مارچ ۱۲۹۱ء ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک بھی انہی تاریخوں میں کلیر شریف میں منعقد ہوتا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں زائرین حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کرتے ہیں۔

جلالی اثرات:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب کلیر شریف سے روانہ ہوئے تو اُن کے جانے کے بعد کوئی بھی شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک اور کلیر شریف کی حد بارہ کوس میں داخل نہ ہو سکا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت کے جلالی اثرات عرصہ دراز تک کلیر شہر میں موجود رہے۔ اس دوران بارہ کوس کے باہر بھی آبادی قائم نہ ہو سکی۔ کسی بھی شخص میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ کلیر شریف میں داخل ہو سکتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ ارادت بعد وصال حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جاری رہا۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کلیر شریف سے جانے کے بعد بموجب حکم مرشد پاک واپس تشریف نہ لائے۔ کلیر شریف میں آج بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت کے اثرات ملتے ہیں۔

Marfat.com

مسئلہ فنا و بقا

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بحکم مرشد پاک آسیر شہر روانہ ہونے لگے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرشد پاک سے درخواست کی تھی کہ مجھ پر حقیقت مسئلہ فنا و بقا واضح کر دیں تو مرشد پاک حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ وقت آنے پر میں فنا و بقا کی حقیقت تم پر واضح کر دوں گا۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس سوال کو بھول چکے تھے۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد پاک کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو وہ گھڑ سوار جو کہ اس دوران نقاب اوڑھے ہوئے تھے جانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے گھوڑے کی بھاگ پکڑ لی اور درخواست کی کہ جب کوئی مجھ سے پوچھے گا کہ میرے مرشد پاک کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تو میں کیا جواب دوں گا؟ آپ نے ابھی تک اپنا نقاب نہیں الٹا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اپنا چہرہ دکھا دیں اور اپنے بارے میں بتا دیں تاکہ میں لوگوں کے پوچھنے پر بتا سکوں کے میرے مرشد پاک کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی ہے۔

جب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصرار بے حد بڑھ گیا تو نقاب پوش گھڑ سوار نے اپنا نقاب اُلٹ دیا۔ جب اُس شخص نے نقاب اُلٹا تو وہ پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود تھے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"شمس الدین! تم نے مجھ سے مسئلہ فنا و بقاء کی حقیقت پوچھی تھی تو یہ

Marfat.com

جسم جو تمہارے سامنے تھا وہ فنا ہے اور جواب تمہارے سامنے کھڑا ہے یہ بقا ہے۔ آج میں نے تمہیں مسئلہ فنا و بقا کی حقیقت دکھا دی ہے۔"

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر بے ہوش ہو گئے۔ جب قدرے کچھ دیر بعد ہوش آیا تو پیر و مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے جا چکے تھے۔

Marfat.com

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلیر شریف سے روانگی

بعد از وصال پیر و مرشد' حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تین دن قبر مبارک پر تلاوت کلامِ پاک کرتے رہے۔ تین دن بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہوگئی۔ جب آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو ایک اجنبی جگہ پر موجود پایا۔ جب اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو علیم اللہ ابدال کو اپنے ہمراہ پایا۔ علیم اللہ ابدال نے بتایا کہ حضور! یہ شہر فرخار نزد بلاد ترکستان ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ اس شہر کے قطب کو بلاؤ۔ چنانچہ حسب ارشاد حضرت سیّد معصوم علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر خدمت ہوئے اور آداب بجالائے۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرے یہاں گرنے کی وجہ سے نشان بن گیا ہے اس لئے یہاں پر ایک مقبرہ تعمیر کرواؤ۔ یہ جگہ شہر فرخار سے قریباً سو قدم جانب مشرق واقع ہے اور اب بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ یہاں پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرنے کے واضح نشانات آج بھی موجود ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں کچھ تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا۔

پانی پت آمد:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شہر فرخار سے جانب پانی

Marfat.com

پت بحکم پیرو مرشد روانہ ہوئے۔ پیرو مرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پانی پت کی ولایت عنایت فرمائی تھی۔ دورانِ سفر علیم اللہ ابدال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ رہے۔ پانی پت پہنچ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ علیم اللہ ابدال کی معرفت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کلیر شریف کے حالات و واقعات سے آگاہی ملتی رہتی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۰ جمادی الاول ۶۹۹ھ کو پانی پت میں ہی وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پانی پت میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

مراتب صابری

پیر طریقت' عارف کامل' واقف حقیقت واسرار' صاحب کشف وکرامت' قطب دوراں' عالم باعمل حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترک وتجرید میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترک وتجرید اس حد تک اختیار فرمائی کہ تمام قیود صوری اور معنوی سے بے نیاز ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری زندگی مجاہدات وریاضات میں گزری۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت مشاہدہ جمال حقیقی میں گم رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرتبہ فنا حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ظاہری دنیا سے کسی بھی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر استغراقی کیفیت طاری ہوتی تھی تو اِردگرد کا ہوش کھو بیٹھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت کے پیش نظر کسی میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں نہیں دے سکتا تھا۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجاب الدعوات اور سیف زبان تھے۔ جو کچھ زبانِ مبارک سے فرما دیتے اُس کا ظہور ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاج الاولیاء تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سات شہیدوں کا رتبہ حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بحر بیکراں' بے پایاں اور سراپا فیوض وبرکات تھے۔

مالک اربعہ عناصر مظہر ہر چار یار
قطب الدین' گنج شکر' صابر' نظام الدین چار

Marfat.com

پیر و مرشد کی نظر کرم

شیخ عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دولت ظاہری و باطنی سے سرفراز فرمایا اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کیفیت جذب و سکر عطا فرمائی۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''میرا ظاہر و باطن علم شیخ نظام الدین بدایونی کو پہنچا اور علم ظاہری و باطنی علاؤ الدین علی احمد صابر لے گئے۔''

ایک موقع پر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''میرے سینہ کے علم نے شیخ نظام الدین بدایونی کی ذات میں اور میرے دل کے علم نے علاؤ الدین علی احمد صابر کی ذات میں سرایت کی ہے۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا!

''صابر میرے فرزند! تم ہمیشہ خوش و خرم رہو اور عیش میں زندگی گزارو۔''

پیر و مرشد کی اس دعا کی برکت سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا اور آخرت کی فکر سے آزاد رہے اور کیفیت عشق و مستی میں گم رہے۔

Marfat.com

تعلیماتِ صابری

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شاعری کا بھی ذوق تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تخلص ''احمد'' ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاعری میں کہیں کہیں اپنا تخلص ''صابر'' بھی استعمال کیا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اشعار میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو درس دیا گیا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''انسان کو چاہئے کہ وہ ریاضت و مجاہدات سے اپنے اندر لطافت پیدا کرے اور عرفان کی شیرینی حاصل کرے۔''

ایک اور موقع پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''انسان بے وقوف ہے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اُس کا جسم گنے کی طرح ہے۔ جس طرح گنے میں مٹھاس ہوتی ہے اس طرح اُس کے جسم میں عجیب وغریب روحانی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ انسان اپنی کوتاہی عقل کی وجہ سے اپنے جسم کو گنے کی جگہ ببول کا کانٹا بنالیتا ہے۔''

یہ تن بروا اکھ تھائیں ببول کردیں
گنے میں گڑ پرکھ لو کہیں علاؤ الدین

Marfat.com

کشف و کرامات

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ دنیا سے علیحدہ رہے اور تجرد کی زندگی بھی گزاری اسی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرتِ پاک کے کئی روشن پہلو قارئین کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات کا تذکرہ جن وجوہات کی وجہ سے ہمیں کتب سیر میں کم نظر آتا ہے اُن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کرامات کے اظہار کو اچھا نہ جانتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ صحبت خلق سے دور رہتے تھے اس لئے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت دور سے ہی کرنے کے بعد واپس چلے جاتے تھے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جلالی بزرگ تھے۔ استغراقِ دائمی کے باعث ہمہ وقت مستغرق عشق الٰہی رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی فیوض و برکات بے شمار ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کمالِ کرامت کا اصل منبع حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اکلوتے مرید اور خلیفہ تھے۔

کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن کرامات کا تذکرہ ملتا ہے اُن میں سے کچھ مختصراً بیان کی جا رہی ہیں۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے دعا:

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عرصے تک حضرت علی

Marfat.com

احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیرومرشد کا ہر حکم بجالاتے۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت پیار و شفقت فرماتے تھے۔ اگر کبھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی حکم کی بجا آوری میں کچھ تاخیر ہو جاتی تو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے!

''شمس الدین! کیا ہوا کیا تم لنگڑے ہو گئے ہو؟''

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلتے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لنگڑے ہو جاتے۔ پھر اگر کبھی جلالی کیفیت میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے کہ

''شمس الدین! تو اندھا ہو جائے۔''

تو حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نابینا ہو جاتے۔ جب حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی استغراقی کیفیت ختم ہوتی اور وہ دیکھتے کہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لنگڑے یا نابینا ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماتے!

''باری تعالیٰ! میرا ایک ہی شمس ہے تو اس کو اچھا کر دے۔''

چنانچہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تندرست ہو جاتے۔ یہ معاملہ اکثر اوقات دن میں کئی مرتبہ پیش آتا اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کے اثر سے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تندرست ہوتے۔

بارات کا مقید ہونا:

شیخ نظیر الدین بن عیاض الدین جو کہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ حضرت عثمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے تھے کی بارات کلیر کے نواح سے گزری۔ جب وہ حدود بارہ کوس کے نزدیک پہنچے تو اُن کے باجوں

Marfat.com

کی آواز سے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی استغراقی کیفیت میں خلل واقع ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر دریافت کیا کہ یہ کیسا شوروغل مچا ہوا ہے؟ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور! نقاروں کی آوازوں سے لگتا ہے کہ کسی کی بارات جا رہی ہے۔

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

> ''ہماری کیفیت میں یہ خلل ڈالنے والے کہاں سے آگئے؟ تم ایک پیالہ گلی کو تصور کر کے اسے اوپر سے بند کر دو تا کہ یہ بارات مقید ہو جائے اور میرے منع کرنے کے باوجود اس طرف آنے کا خمیازہ یہ بھگت لیں۔''

چنانچہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق پیالہ ڈھک دیا۔ بارات کے چاروں طرح بلند و بالا پہاڑ نمودار ہو گئے اور اہل بارات اس وادی میں مقید ہو گئے۔ اُنہوں نے راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن کہیں کوئی راستہ نہ ملا۔ چار یوم تک وہ بارات اسی طرح مقید رہی۔

دوسری طرف لڑکی والے بارات کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔ اُنہوں نے بالآخر ہر جانب سے مجبور ہو کر سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص بھیجا جس نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ گوش گزار کیا۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ضرور کلیر شریف کے نزدیک سے گزرتے ہوئے ان لوگوں سے کوئی گستاخی سرزد ہوئی جس کی وجہ سے بارات غائب ہو گئی ہے۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف باطن سے تمام حالات سے آگاہی حاصل کی۔ جب کشف باطن سے معلوم ہوا کہ بارات حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے ادبی کی وجہ سے مقید ہے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلیر شریف اپنے پیر بھائی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں

Marfat.com

اُن لوگوں کی طرف سے معافی کی درخواست کی اور وہ خط محمد افضل ابدال کے ہاتھ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھیجا۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط پڑھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے معذرت نامہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ وہ پیالہ سیدھا کر دیں۔ چنانچہ جب پیالہ سیدھا ہوا تو بلند و بالا پہاڑ غائب ہو گئے اور بارات کو راستہ مل گیا۔

سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس دوران چہار سو منادی کروا دی کہ کلیر شریف کی حد بارہ کوس کے نزدیک کوئی بے ادبی یا گستاخی کا مرتکب نہ ہو۔ اگر کوئی اس بے ادبی یا گستاخی کا مرتکب ہوا تو آفت عظیم میں مبتلا ہوگا اور اُس کو پناہ دینے والا کوئی بھی نہ ہوگا۔

حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عریضہ بنام سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرمایا جس میں پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا!

> ''پیرومرشد حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت کیفیت جذب و سکر میں گم ہوتے ہیں۔ دن کے آٹھوں پہروں میں سے صرف ایک پہر افاقہ ہوتا ہے جو انہوں نے میری تعلیم کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ بقیہ سات پہر حالت استغراق میں ہی گزرتے ہیں۔ کئی مرتبہ ایسے واقعات نمودار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس سے قیامت تک آتش غضب ٹھنڈی نہ

Marfat.com

سکے۔ حضور! کلیر شریف کی تباہی بھی کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے کہ جسے قیامت تک بھلایا جا سکے۔ اللہ عزوجل ہم سب پر اپنا کرم فرمائے۔"

روحانی فیوض:

حسن نامی ایک قوال کو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار تک رسائی حاصل تھی۔ ایک مرتبہ وہ انعام کی غرض سے کلیر شریف حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گولروں کی ہانڈی چڑھا رکھی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس میں سے چند گولر نکال کر حسن قوال کو دے دیئے۔ حسن قوال وہ گولر لے کر اجودھن واپس چلا گیا اور وہ گولر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ گولر حاضرین محفل میں تقسیم کر دیئے اور حسن قوال کو بھی کھانے کو دیئے۔ چنانچہ جیسے ہی حاضرین محفل اور حسن قوال نے وہ گولر کھائے اُن کی کیفیات ہی بدل گئیں اور حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی فیوض سے اُن کی تاریکی اور ظلمت دور ہوگئی۔

پانی کا میسر ہونا:

ایک مرتبہ عرس مبارک مزارِ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کا ہجوم اس قدر بڑھ گیا کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم امثال میں مزارِ پاک کے منتظم مولوی نور اللہ کو ارشاد فرمایا کہ ستادہ مسجد پانی سے بڑھ دیا جائے اور چشمہ بہشت کو اس سے منسوب کر دیا جائے مسجد کا پانی تمام مخلوق کے لئے کافی ہوگا۔ چنانچہ مولوی نور اللہ نے بیدار ہوتے ہی ایسا ہی کیا جس سے زائرین کو پانی وافر مقدار میں میسر ہونے لگے۔

Marfat.com

شاخ سے خون جاری ہونا:

ایک مرتبہ گولر کا درخت جو کہ مزارِ پاک کے اوپر موجود ہے اُس کی ایک شاخ ٹوٹ کر گر پڑی۔ شاخ میں سے خون جاری ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سجادہ نشین کو عالم امثال میں حکم دیا کہ اس شاخ کو دفنا دیا جائے۔ چنانچہ سجادہ نشین نے اُس شاخ کو کفن پہنا کر دفنا دیا۔

تصرف اور عنایات:

مرزا محمد اختر خان مؤلف تذکرۃ الاولیاء ہند بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے پناہ عقیدت تھی اور مجھے اس بات کا بے حد شوق تھا کہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوں۔ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا کہ جب تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے مزارِ اقدس پر خود نہ بلائیں اور اپنی زیارت سے مشرف نہ فرمائیں گے میں مزارِ پاک پر حاضر نہ ہوں گا۔

ایک رات میں تہجد کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول تھا اور میرے حجرے میں شدید اندھیرا تھا۔ اچانک حجرے میں ایسی چمک پیدا ہوئی کہ میں ڈر گیا اور میرے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اچانک مجھے عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی اور ایک نورانی شخص دکھائی دیئے۔ اس نورانی شخص نے مجھ سے کہا کہ تو میری ولایت میں قناعت کے نیچے رہتا ہے اور مجھے سلام کرنے نہیں آیا جس سے مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ یہ سن کر میں بے ہوش ہو گیا اور صبح جب نمازِ فجر کے وقت مجھے ہوش آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ اُن کی خوشبو سے کئی دن تک میرا حجرہ مہکتا رہا۔ میرا بیٹا اُن دنوں سخت علیل تھا اُس کو شفائے کلی حاصل ہو گئی۔ لہٰذا جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی تو میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحِ پاک کی طرف توجہ فرماتا جس سے مجھے اُن کی زیارت نصیب ہوتی اور میری مشکل حل ہو جاتی۔

Marfat.com

بصارت سے محروم ہونا:

ایک مرتبہ راجہ رنجیت سنگھ جو کہ والی لاہور تھا کا لشکر راجہ کی سر کردگی میں کسی مہم کے سلسلے میں کلیر شریف کے نزدیک سے گزرا۔ رنجیت سنگھ کے سپاہیوں نے کلیر شریف کے اردگرد کے علاقے میں لوٹ مار کی جس کی وجہ سے رنجیت سنگھ اور اُس کے سپاہیوں کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی۔ بعدازاں جب وہ معافی کے خواستگار ہوئے اورلوٹ مار سے توبہ کی تو اُن کی آنکھوں کی روشنی لوٹ آئی۔

عجب تماشا:

حضرت کمال شاہ مراد آبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مزارِ پاک حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر تھا۔ رات کے وقت مجھے نیند آئی تو میں مسجد میں جا کر سو گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے ایک شیرنی کو دیکھا جو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر کے پاس بیٹھی تھی اور اُس کا بچہ ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ بچہ بار بار غلافِ قبر کو منہ سے کھینچتا اور شیرنی اُس غلاف کو دوبارہ قبر پر ڈال دیتی۔ رات بھر یہ تماشا ہوتا رہا اور صبح فجر کے وقت وہ شیرنی اپنے بچے کو لے کر مزارِ پاک سے جنگل کی جانب چلی گئی۔

Marfat.com

مجددِ عالم کی آمد

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ایک عرصہ تک کسی بھی شخص کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پہ جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جلالی کیفیت کی وجہ سے بارہ کوس حد کلیر تک ایک بجلی کی برق گھومتی رہتی تھی جس کی وجہ سے کوئی بھی شخص حد کلیر میں داخل نہ ہو سکا۔ لوگوں کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ سلسلہ صابریہ چشتیہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرفت سے جاری و ساری تھا۔

سلسلہ صابریہ چشتیہ میں حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسب فرمان مجدد عالم کی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد ہوئی۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام شیخ صفی الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۸۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ طریقت حسب ذیل ہے!

۱۔ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی مجدد عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ خلیفہ اکبر حضرت شاہ محمد عجیب انور جیو المعروف حضرت شاہ مصطفےٰ عارف زندہ پیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ خلیفہ اکبر حضرت شیخ عبدالحق المعروف مخدوم نورالحق [illegible]

Marfat.com

۴۔ خلیفہ اکبر حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی المعروف قلندر ثالث کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ خلیفہ اکبر حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ میں حضرت شاہ محمد عجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ایک دن مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا پیر حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک پر جھاڑو دے رہے تھے کہ ایک بزرگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سے گزرے۔ اُن بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا!

''عبدالقدوس! کبھی ہمارے مزار پر بھی جھاڑو دے دیا کرو۔''

حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بھی نہ پوچھ سکے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کون ہیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کہاں واقع ہے؟ اس واقعہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت متفکر رہنے لگے۔ اس دوران حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک سے حق حق کی آواز آنا شروع ہوگئی۔ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب وسکر طاری ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزارِ پاک حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر مراقبہ شروع کر دیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر انکشاف ہوا کہ وہ بزرگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ کے بانی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزارِ پاک حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ردولی واپس تشریف لے گئے۔

کلیر شریف روانگی:

مجدد عالم حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گنگوہ آنے کے بعد ایک

Marfat.com

عرصہ تک حالت جذب و سکر میں گم رہے۔ کچھ عرصہ بعد جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت بحال ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاضر خدمت ہوکر دست بستہ عرض کی!

''حضور! تمام مخلوق تنقید کرتی ہے اور سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ کے فقیروں پر طعن کرتی ہے اور بیعت کرنے سے انکاری ہے۔ اگر جسم مبارک بادشاہ دو جہاں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ کے بانی ہیں جن کا جسم مبارک دو پتھروں کے درمیان ہے اور وہاں برقِ شمشیر گھومتی رہتی ہے کا مزارِ پاک تعمیر کیا جائے تو ہمارے حق میں بہتر ہو جائے گا۔''

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے یاھو یا من ھو یا من لیس لھو الا ھو اور تین مرتبہ لا لا لا کی آواز بلند ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ مبارک اور چادر زمین پر گر پڑیں اور جسم مبارک غائب ہو گیا۔

اکیس روز کے بعد مجدد عالم حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زمین پر اُسی جگہ نمودار ہوئے جہاں پر گرنے کے بعد غائب ہوئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہر ہوتے ہی ہر شخص سے پوچھا کہ کیا تم نے اللہ کو اس فقیر کے ذریعے پہچانا ہے؟

ہر شخص جواب دینے سے قاصر تھا۔ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور میں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہی پایا ہے اور یہ کہہ کر قدموں میں سر رکھ دیا۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جمال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر سینہ سے لگا لیا اور فرمایا!

''الحمد اللہ! ایک شخص تو کامیاب ہوا۔''

یہ کہہ کر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب و سکر

Marfat.com

طاری ہو گئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والہانہ رقص کرنا شروع ہو گئے۔ یہ دیکھ کر تمام حاضرین محفل پر وجد طاری ہو گیا۔

ایک روز حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا!

''جلال الدین! یہ خلق خدا اس فقیر کے پاس کیوں آتی ہے؟''

حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی!

''حضور! یہ مخلوق پیرو مرشد مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کی تعمیر کے لئے عرض گزار ہے تاکہ مخلوقِ خدا اُن کی زیارت سے فیضیاب ہو سکے۔ حضور! اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ میں اُن کا دفینہ نہ ہوا تو ایسا کوئی شخص بھی مستقبل میں نہیں آئے گا جو کہ اُن کا دفینہ کر سکے اور خلق خدا فیض صابری سے محروم رہے گی۔ پھر کوئی شخص بھی سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ میں بیعت نہ ہوگا اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اب بھی اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ ختم ہو چکا ہے۔''

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''جلال الدین! کیا تیری بھی یہی مرضی ہے؟''

حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! جیسے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرضی ہو میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا غلام ہوں۔

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حقیقت خاندانِ سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ کا منکر کون ہے؟ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! ایک عورت لاہور سے آئی ہے جو کہ لوگوں کو بہکاتی ہے۔

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اُسے

Marfat.com

عورت کو میرے پاس حاضر کرو۔ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس عورت کو حاضر کیا تو اُس عورت کو دیکھ کر مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا!

''الحمد للہ! آج تیرے ہی ذریعے سے سولہ روز بعد بادشاہ عالم مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دفینہ ہو جائے گا اور اُس روز جمعۃ المبارک ہوگا۔''

اس کے بعد اُس عورت نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی درخواست کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''تو اپنی بات پر قائم رہ۔ بعد از دفینہ پیر و مرشد مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تجھے سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ میں داخل کر لیا جائے گا۔''

بعد ازاں مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوبات' اسنادِ خلافت' تبرکات سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ اور وہ تمام چیزیں جو مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلہ سے اُن تک پہنچی تھیں سب حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عنایت کیں اور امین اللہ ابدال کو اُن کی خدمت پر مامور کرتے ہوئے فرمایا!

''جلال الدین! جو کوئی بھی پیر و مرشد مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دفینہ میں شرکت کا خواہاں ہو اُسے کلیر شریف کی بارہ کوس حد تک پہنچنے کی ہدایت کر دو۔''

اس کے بعد مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۹۰۷ھ کو حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور ۲۸ ربیع الاول ۹۰۷ھ کو بوقت فجر بغیر کسی سے ہم کلام ہوئے کلیر شریف روانہ ہو گئے۔

Marfat.com

غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم:

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جتنا عرصہ حجرہ نشین رہے اس دوران مختلف اولیائے کاملین باطنی طور پر حاضر ہوتے رہے۔ اس دوران جنوں کا شہزادہ دمشق سے اپنے گیارہ ہزار احباب کے ہمراہ حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ صابریہ چشتیہ میں بیعت ہوا اور مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی!

''حضور! مجھے عالم رویہ میں غوث الاعظم حضور غوثِ پاک سیّدنا عبدالقادر جیلانی پیرانِ پیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا ہے کہ تو بہت جلد تختہ آبنوس جو میرے حجرہ کے غربی سمت رکھا ہوا ہے اسے مجدد عالم کے حوالے کر دے آج میرے مخدوم کی تدفین کی تکمیل ہو گی اور تو مجدد عالم سے کہہ دے کہ تختہ سنگ زعفرانی جو کہ جمال الدین ابدال نے تبت سے منگوائے ہیں ان کو تعمیر دوم اور جو مخدوم نے تختہ ہائے سنگ سرخ منگوائے ہیں اُن کو تعمیر سوم میں اور ان تختہ ہائے آبنوس کو تعمیر اول میں شامل کر دینا۔ چنانچہ میں بحکم پیرانِ پیر غوث الاعظم دستگیر غوث صمدانی حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر خدمت ہوا ہوں۔''

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جنوں کے شہزادے کو مع تختہ ہائے سنگ سرخ کے کلیر شریف کی حدود بارہ کوس سے باہر قیام کرنے کا حکم دیا۔

کلیر شریف حاضری:

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کلیر شریف با پیادہ روانہ ہوئے اور اس دوران ورد اسم اعظم چشتیہ جاری رکھا۔ اولیائے کاملین باطنی طور پر آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلیر شریف پہنچنے تک ہر دس قدم پر نفل نماز ادا کی۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرقد مبارک سے ایک کوس دور رہ گئے تو ایک آواز مثل رعد کے گرجتی ہوئی سنائی دی اور ایک شمشیر برق کی مانند نمودار ہوئی۔ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ دیکھتے ہی فرمایا!

''عبدالقدوس! خادموں میں سے ہے اور مشتاقِ زیارت کے ہاتھوں مجبور ہے۔ اے اللہ! تو نے وار کیا تو پھر سر یہاں اور دھڑ وہاں مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں جا کر تڑپے گا۔''

اس کے بعد مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب نظریں کیں اور عرض کرتے ہوئے کہا!

''حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بذاتِ خود مجھے اجازت مرحمت فرمائی ہے پھر یہ شمشیر جلالی کیوں راہ میں حائل ہے؟''

آواز آئی!

''اے عبدالقدوس! مردوں کا ہاتھ کبھی خالی نہیں جاتا تو بھی اپنی آستین خالی کر اور ایک ہاتھ سیدھا اور الٹا پیر بڑھا دے یہ شمشیر وار کر کے زمین پر گر پڑے گی۔ آستین اور تہہ بند کا کنارہ ترش ہو جائے گا اور تجھے کسی بھی قسم کا کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ تم یہ شمشیر جلالی لے کر میرے پاس چلے آنا۔''

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم کی تعمیل کی اور شمشیر جلالی وار کر کے زمین پر گر پڑی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شمشیر جلالی کو اٹھا لیا اور حدودِ مزارِ اقدس میں داخل ہوئے۔ سارا مقام خوشبو سے معطر تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ قریب پہنچے تو قبر مبارک کے عین سامنے مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح مجسم ہو کر قبر سے نکلی اور مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو گود میں لے لیا اور فرمایا!

"عبدالقدوس! تو میرے طریقے پر تھے اس لئے اس جگہ تک پہنچ گیا ورنہ کسی دوسرے کی کوئی ہمت نہیں کہ وہ اس مقام تک پہنچ پاتا۔"

تعمیر مزارِ مبارک:

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

"حضور! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایات کی یہ مخلوق طلب گار ہے اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوں اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوں۔ لیکن وہ سب شمشیر جلالی سے خوفزدہ ہیں اور اسی جلال کی وجہ سے اس مقام تک پہنچنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ براہِ کرم اپنی جمالی صفت ظاہر کریں اور اس برقِ جلالی کو لوگوں سے دور فرمائیں تاکہ سارا عالم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی برکتوں اور رحمتوں سے بہرہ ور ہو۔"

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"میں نے آج ہی اپنی ذات کی برق کو عالم لامکاں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور صفات جمالی کو ظاہر کیا اور ہر خاص و عام کو اس جگہ آنے کی اجازت بخشی۔"

جیسے ہی حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا تو مخلوق کا ایک خوان حاضری کے لئے پہنچ گیا اور ہر شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونا شروع ہو گیا۔

Marfat.com

بحوالہ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین!

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے روحِ مقدس مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مشرف ہونے کے بعد باشندگانِ کلیر جو کہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلال کا شکار ہوئے تھے کہ فاتحہ خوانی کے لئے ہاتھ اٹھائے تو حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ خشک ہوگئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے توبہ استغفار کی تو ہاتھ اپنی اصلی حالت میں آ گئے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش آیا تو گنگوہ میں موجود تھے۔

اس واقعہ کے بعد مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے جملہ مریدوں کے ہمراہ دوبارہ کلیر شریف حاضر ہوئے اور قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کی اور اُس کا ثواب مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح کو پہنچایا۔

بعد ازاں پھاوڑا لے کر نصف ذرعہ مٹی کھودی اور رجال الغیب نے تھوڑے ہی عرصہ میں قبر مبارک تیار کر ڈالی۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر حاضرین نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم اطہر کو کفن میں ملبوس کیا۔ جب آنکھیں کھولیں تو جسم مبارک پر کفن موجود تھا۔

اس کے بعد مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قبر میں اترے اور حضرت جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جانب سر مبارک آئے اور باادب جسم مبارک کو قبر میں اتارا۔ غیب سے آواز آئی!

"یاھو یامن لیس ھوالاھو۔"

اُسی وقت مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تمام اولیائے کاملین قبر مبارک پر تشریف لائے جن کی خوشبو سے سارا علاقہ معطر ہوگیا اور آسمان

Marfat.com

سے مرحبا کی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مزارِ مبارک کی تعمیر کے بعد بارہ کوس کی حد سے باہر تشریف لے گئے اور طواف مزارِ پاک کیا۔ اس کے بعد جنگل میں جا کر درختوں کے پتوں اور ٹہنیوں سے ستون اور لکڑی کی چھت ڈالی اور مزارِ پاک کی باقاعدہ تعمیر کی۔

مزارِ پاک مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعمیر کے بعد لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے اور کسب فیض حاصل کرنے لگے۔ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک قریباً تین سو سال بعد لوگوں کے لئے مرجع گاہ ہوا۔ مزارِ پاک کی تعمیر کے بعد کلیر شریف میں بھی دوبارہ لوگ آباد ہونا شروع ہو گئے۔

Marfat.com

پختہ تعمیر مزارِ مبارک

۱۶ ربیع الثانی ۹۲۸ھ کو مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان ابراہیم بن سکندر لودھی شہنشاہ ہند نے ایک درخواست ارسال کی اور اس بات کی اجازت طلب فرمائی کہ وہ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اور میرے پاس کچھ رقم حلال موجود ہے جس میں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر کرنا چاہتا ہوں۔ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی درخواست قبول کی اور امین اللہ ابدال کی معرفت اُسے پیغام بھیجا کہ فقیر کی جانب سے تجھے اجازت ہے۔

سلطان ابراہیم بن سکندر لودھی، مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ سلطان ابراہیم بن سکندر لودھی نے تعمیر مزارِ مبارک مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے رقم فراہم کی۔ مجدد عالم نے وہ رقم جمال الدین ابدال کے سپرد فرمائی کہ اس سے وہ مزارِ مبارک کی تعمیر کا سامان خریدے۔ چنانچہ پختہ مزارِ مبارک کی تعمیر کا آغاز شروع ہوا۔

مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مریدین کے ہمراہ کلیر شریف تشریف لے گئے۔ جمال الدین ابدال اور امین اللہ ابدال و دیگر خدام نے مزارِ مبارک کی تعمیر شروع کی۔ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعمیر میں بذاتِ خود حصہ لیا۔ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر خلفاء و مریدین مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شانہ بشانہ حصہ لیا

Marfat.com

اور مزارِ مبارک سات دن میں تعمیر ہو گیا۔

مزارِ پاک کی تعمیر کے بعد مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گنگوہ واپس تشریف لے گئے۔ ۹۴۴ھ میں مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہنشاہ ہند ہمایوں کی مدد سے مزارِ مبارک کی آرائش کا کام کروایا اور مزار سے ملحقہ مسجد تعمیر کروائی۔ مزارِ پاک کا گنبد تعمیر کروایا۔ مزارِ مبارک کی تعمیر کے ساتھ ہی زائرین کی آمد مزید بڑھ گئی۔

پہلا سالانہ عرسِ مبارک:

۱۳ ربیع الاول ۹۴۴ھ کو پہلا سالانہ عرس مبارک مخدوم علاؤ الدین علی احمدؒ صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیر نگرانی مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منعقد ہوا۔ عرس مبارک کے ساتھ ہی مزارِ پاک کی سجادہ نشینی کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے اور فیوض و برکات سے مستفیض ہونے لگے۔

سجادہ نشینی:

لوگوں کے ذہنوں میں خلافت اور سجادگی سے متعلق مختلف رائے قائم ہیں۔ اصل میں خلافت اور سجادہ نشینی علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ خلافت سے مراد کسی بھی بزرگ کا اپنی ولایت روحانی میں سے ایک خاص حصہ اپنے مرید کو عطا کرنا ہے جب وہ دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو جائے۔ جب مرید دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے تو اُس کو خلافت عطا کی جاتی ہے اور اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کو اپنا مرید کر سکے۔ صاحب خلافت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مرشد کی خدمت میں ہی رہے بلکہ وہ مرشد کی اجازت سے اُس جگہ تشریف لے جاتا ہے جس جگہ کی ولایت روحانی اُس کے سپرد کی جاتی ہے۔

سجادہ نشینی سے مراد صاحب مزار کی جانشینی ہے یعنی جس جگہ صاحب مزار کا وصال ہو اُس جگہ پر وہ اپنا جانشین مقرر کرے جو کہ وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے اور اُس کے

Marfat.com

لئے اس بات کی وصیت بھی کرتا ہے۔

چونکہ حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک ہی مرید تھے اور وہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ خلافت ملنے کے بعد پانی پت کی ولایت ملی۔ چنانچہ جب مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بحکم حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مزارِ پاک کی تعمیر فرمائی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی مزارِ پاک کے پہلے سجادہ نشین بھی قرار پائے۔

شجرہ خاندان سجادہ نشین:

کتب سیر میں مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کی سجادگی کا جو شجرہ بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

۱۔ مجدد عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۔ حضرت شاہ عبدالحمید بن شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۳۔ حضرت شاہ عبدالصمد بن شاہ عبدالحمید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۔ حضرت شاہ شیخ فتح اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۔ حضرت شاہ شیخ محمد صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۶۔ حضرت شیخ محمد بن شیخ محمد صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۷۔ حضرت شیخ احمد المعروف شاہ بادلے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۸۔ حضرت شیخ شاہ علی رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۹۔ حضرت شیخ احسان علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۰۔ حضرت شیخ علی بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۱۔ حضرت شیخ شاہ نیاز علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۲۔ حضرت شاہ ابوالحسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

۱۳۔ حضرت شاہ ظہور الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۔ حضرت شاہ نواب احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۶۔ حضرت شاہ اعجاز احمد صابری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعد ازاں مسلم سنی وقف بورڈ آف انڈیا نے مزارِ پاک کا انتظام وانصرام اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اب تک مسلم سنی وقف بورڈ آف انڈیا ہی مزارِ پاک کی دیکھ بھال اور دیگر انتظامات عرس مبارک وزائرین کا انتظام کرتا ہے۔

Marfat.com

مزارِ پاک حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پاک کے صدر دروازہ پر جو کتبہ موجود ہے اُس پر ذیل کا شعر درج ہے۔

ہم باب وہم احاطہ درگاہ را بصدق
خان معین الدین کی بناء مستقیم داد
در فکر سال عقل سرخود بعسپ برد
آمد ندائے غیب کہ اجر عظیم باد

صدر دروازے سے ملحقہ اندرونی اور بیرونی سمتوں میں دربان خانہ، لنگر خانہ ہے۔ جانب شمال دروازے کے ساتھ مزارِ پاک سے ملحقہ حجرے ہیں اور جانب جنوب تیسرا بڑا دروازہ ہے جہاں محفل خانہ ہے۔ صدر دروازے کے سامنے نقارہ ہے اور اس جگہ پر پانی کا خوص موجود ہے۔ احاطہ صحن میں دیگر قبور بھی موجود ہیں جو کہ عقیدت مندوں کی ہیں۔ مزارِ پاک کے احاطہ میں مسجد بھی ہے۔ مسجد اور محفل خانہ کے درمیان حجرہ چلہ کشی واقع ہے جہاں ہزاروں اولیاء اللہ نے مزارِ پاک پر آ کر چلہ کشی کی۔

آستانہ عالیہ صابریہ کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ غلام گردش کہلاتا ہے۔ دوسرا حصہ بنگلہ اور تیسرا حصہ مرقد مبارک کا ہے۔ مزار شریف کے اوپر گنبد موجود ہے۔ بنگلہ اور گنبد کے چاروں طرف جالی دار غلام گردش ہے جس کے چاروں ستونوں پر مزارِ اقدس میں داخلہ کی جگہ ہے۔

مزارِ پاک کے تمام بڑے دروازے عشاء کی نماز کے بعد بند کر دیئے جاتے ہیں

Marfat.com

اور بوقت نمازِ فجر دوبارہ کھول دیئے جاتے ہیں۔ دیگر چھوٹے دروازے ہمہ وقت کھلے رہتے ہیں۔ آستانہ عالیہ میں حاضری کے لئے وقت صبح بعد نمازِ فجر ہے۔ بوقت زوال پونے بارہ سے بجے سے پونے ایک بجے تک اور شام کو نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے وقت بند ہے۔ ایامِ عرس میں عشاء کی نماز کے بعد بھی حاضری کی اجازت ہے۔ نمازِ عشاء کے بعد خدام مزارِ پاک کی صفائی اور دیگر خدمات انجام دیتے ہیں اس دوران کسی کو بھی مزارِ پاک کے اندر جانے کی اجازت نہیں۔ مزارِ پاک میں بغیر وضو داخل ہونے کی ممانعت ہے اور ننگے سر اور جوتے سمیت داخلہ سخت ممنوع ہے۔ مزارِ پاک میں پنج وقتہ نمازوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور بعد از نمازِ عصر وظیفہ خواجگان باداموں پر پڑھا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کا خصوصی انتظام ہے۔

مزارِ پاک میں لنگر کا باقاعدہ انتظام موجود ہے اور لنگر خانہ کے کل اخراجات بذریعہ شاہی فرمان موضع کلیر کی کل اراضی وقف ہے۔ اس کے علاوہ محفل خانہ میں جمعرات کو نمازِ عصر کے بعد نمازِ مغرب تک ختم شریف اور محفل سماع ہوتی ہے۔

تقریبات مزارِ پاک:

مزارِ پاک پر چاندرات محرم الحرام بعد از نمازِ عشاء سلام و فاتحہ خوانی اور ختم شریف اور محفل سماع ہوتی ہے۔ بعد ازاں حاضرین محفل میں تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔ پانچ محرم الحرام کو پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلے میں محفل ہوتی ہے اور بعد نمازِ عشاء محفل سماع منعقد کی جاتی ہے۔ چھ محرم الحرام کو امام ابو محمد صالح رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے یومِ شہادت کے سلسلے میں تقریب منعقد ہوتی ہے اور بعد نمازِ عشاء محفل قرآن خوانی اور محفل سماع ہوتی ہے۔ سات محرم الحرام کو حضرت علی احمد صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ عشرہ محرم الحرام کو مزارِ پاک میں شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں صفائی بالکل نہیں کی جاتی اور دس محرم الحرام کو شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں

Marfat.com

محفل کا انتظام ہوتا ہے۔ ۲۳ محرم الحرام کو بعد نمازِ عشاء درگاہ شاہ غریب مقیم اور درگاہ امام صاحب سے چادر برائے نذر مزارِ پاک پر نہایت عقیدت واحترام سے پیش کی جاتی ہے اور چادر کے آگے قوال قوالی پیش کرتے ہیں۔ آٹھ ربیع الاول کو حضور غوث الاعظم پیران پیر محی الدین حضور غوث اعظم دستگیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیاز تقسیم ہوتی ہے۔ سترہ ربیع الاول کو سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔ دس جمادی الثانی کو حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔ پندرہ جمادی الثانی کو حضرت شیخ عبدالحق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور چار رجب المرجب کو خواجہ خواجگان سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔

عرسِ مبارک کی تقریبات:

عرس مبارک کی تقریبات تیرہ ربیع الاول سے شروع ہوتی ہیں اور پندرہ ربیع الاول تک جاری رہتی ہیں۔ امیر وغریب ہر شخص ننگے پاؤں مزارِ پاک پر حاضر ہوتا ہے۔ زائرین کی آمد یکم ربیع الاول سے شروع ہو جاتی ہے۔ پاک وہند سے قوالوں کی ٹولیاں جوق در جوق آتی ہیں اور نذرانہ عقیدت پیش کرتی ہیں۔ چودہ ربیع الاول کو مزارِ پاک پر غسل دیا جاتا ہے اور عرقِ گلاب سے مرقد مبارک کو غسل دیا جاتا ہے۔ ایامِ عرس میں لنگر مسلسل جاری رہتا ہے۔

Marfat.com

فرمودات

- ایک دل میں دو کو جگہ دینا ممکن نہیں۔
- جاہل اور لالچی صوفی شیطان کا مسخرہ ہے۔
- جو فقیر امیروں کے دروازے پر جاتا ہے وہ مکار ہے۔
- راہبر وہی ہے جو اس قدر طاقت رکھتا ہو کہ وہ طالب ہدایت کی کمزوریوں کو اپنی باطنی قوت سے دور کر دے۔
- استغراق یہ ہے کہ اس میں بجز اللہ تعالیٰ کے غیر کا نشان بھی نہ ہو۔
- شریعت بھی کیا شے ہے حضوری سے دربار میں لے آتی ہے۔
- رات کو سوتے وقت سوچنا چاہئے کہ آج کتنے نیک کام کئے ہیں۔
- اضطراب کی حالت میں دعا ہی کام کی شے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگا کرو۔
- ترکِ دنیا سے مراد ترکِ مکروہاتِ دنیا ہے۔
- اگر باعظمت بننا چاہتے ہو تو سادہ اور حق پرستی کی زندگی اختیار کرو۔

Marfat.com

جلالِ صابرؒ

اے جلالِ حیدری شیر نیستاں جلال
اے جمالِ ذات مطلق مظہر شانِ جلال
صابر و مخدوم قطب الاولیاء جانِ فرید
خسرو دیں بادشاہ دہر سلطانِ جلال
پرورش پاتا تھا نظروں میں خدا کا انتقام
آتش قہر خدا تھی زیر و اماں جلا
شیر کی صورت جدھر دیکھا اُدھر ویرانہ تھا
اے طریقت کے تجلّی جان جاناں جلال
اِک اشارہ میں کیا کلیر کی مسجد نے رکوع
ذرہ ذرہ تھا زمین کا زیر فرمان جلال
کیسی گرم آنکھوں سے دیکھا تھا اُسے مخدوم نے
مدتوں کلیر میں چمکی برق تابانِ جلال
اس جلال قہر زا جس میں ہزاروں جنتیں
اِک جمال دلربا اور لاکھ سامان جلال
چشم صابر میں تھی اے سیماب کیسی برہمی
آج تک کلیر کا ہر ذرہ ہے ویران جلال

Marfat.com

جمالِ صابرؒ

اے زہے تقدیر چمکا ماہِ تاباں جمال
ارضِ کلیر پر ہوا فیضان سلطانِ جمال
قطرہ قطرہ میں جھلکتی ہے تجلی حسن کی
پتے پتے میں نظر آتا ہے سامانِ جمال
ایک ہی پیکر میں تھے دو رنگ دو انداز
تھی عیاں شانِ جلالی تھی نہاں شانِ جمال
اے گل عرفانِ حق اے صابر قدسی صفت
تیری خوشبو سے مہک اٹھا گلستانِ جمال
جس نے بارہ کوس تک کلیر کی دنیا پھونک دی
ہے وہی برقِ تپاں جنت بد امانِ جمال
سمت کلیر دیکھنے والے ادب سے دیکھنا
شعلہ جوالہ ہے شمع شبستانِ جمال
خواجہ شمس الدین ترک اور شیخ گنگوہی
کیسے کیسے اہل دل تھے مرتبہ دانِ جمال
ساقی کلیر نگاہِ مست ہو سیماب پر
یہ بھی ہے لب تشنہ جامِ خمستانِ جمال

Marfat.com

کمالِ صابرؒ

اللہ رے یہ جذب و شان جلالِ صابر
عالم پہ چھا رہا ہے ابر کمالِ صابر
کلیر کے رہنے والے بھولے فریب اپنے
جادو شکن بنا تھا سحر حلالِ صابر
محو جمال بھی تھے صرف جلال بھی تھے
وہ جذبہ سلوکی یہ جذب حالِ صابر
گولر کی پتیوں پر کی اکتفا ہمیشہ
یہ اجتہاد نفسی یہ سن و سالِ صابر
میری دیوانگی کا شوق اِک عالم میں ہے برپا
بنا میں جب سے دیوانہ علاؤ الدین صابر
پیاسو آؤ پینے کو سبیل بادۂ اطہر
رواں ہے آج میخانہ علاؤ الدین صابر
ہزاروں حسرتوں کو اِک تجلی کر گئی بسمل
عجب تھا حسن جانا علاؤ الدین صابر
جمالیؔ ہیچ ہے دنیا کی شاہی میری نظروں میں
ملا بستر فقیرانہ علاؤ الدین صابر

Marfat.com

صاحب جودوعطا

اے صاحب جود و عطا مخدوم صابر کلیری
کشتی ہے ساحل سے جدا موجوں میں ہے شورش بپا
تم آؤ بن کر ناخدا مخدوم صابر کلیری
جلوہ نما ہو بے حجاب رُخ سے الٹ بھی دو نقاب
دکھلا دو روئے حق نما مخدوم صابر کلیری
دو الفت غوث الوریٰ بغداد تک ہو رہنما
ہو یہ کرم بہر خدا مخدوم صابر کلیری
در پر ضیائے بے نوا حاضر ہے کب سے خسرو
ہو بھیک کچھ اس کو عطا۔ مخدوم صابر کلیری

Marfat.com

جلوہ گاہ وحدت

امروز شاہ شاہان مہمان شدست مارا
جبرئیل یا ملائک دربان شدست مارا
در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بگنجد
ہژدہ ہزار عالم یکسان شدست مارا
زر محفل گدایاں مرسل کجا بگنجد
بے برگ و بے نوائی سامان شدست مارا
ماخانۂ جہاں را بسیار سیر کردم
اے شیخ بت پرستی ایمان شدت مارا
احمد بہشت و دوزخ، بر عاشقانِ حرام است
ایں جا رضائے جاناں رضوان شدست مارا

Marfat.com

کتابیات

۱۔ اخبار الاخیار از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ اقتباس الانوار

۳۔ جواہر فریدی از حضرت علی اصغر نبیرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۴۔ سیر الاولیاء از محمد مبارک علوی

۵۔ مرأۃ الاسرار از شیخ عبدالرحمٰن چشتی

۶۔ خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری

۷۔ قصص الاولیاء از امام ابی محمد عبداللہ بن اسد یمنی

۸۔ اولیائے چشت اور کلیر کا چاند از ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

۹۔ تذکرہ اولیائے ہندوستان

۱۰۔ مقامِ فرید از صاحبزادہ مفتی محمد اقبال کھرل

۱۱۔ خواجگانِ چشت

۱۲۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com